دو ہزار برس کی پُرانی لاطینی کتاب

یعنی

رسالۂ پیری

مصنفۂ

مارکوس طلّیوس کیکرون "سیسرو"

جسکو

اب مولوی حاجی سید محمد حمید صاحب مترجم ہائیکورٹ سرکار نظام نے

بہت احتیاط کے ساتھ ترجمہ کیا

اور

بحسن سعی و اہتمام سید محمد طاہر رضا

فید الاسلام پریس حیدرآباد دکن مین چھپکر تیار ہوا

دیباچہ مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کا شکر محمدؐ اور آل پہ درود کہ مین نے اس رسالہ کو اصل لاطینی سے ترجمہ کیا جو اگلی (روم) کی زبان تھی اور جسکو اب چھوٹی بہن یونانی کی اور مان (یوروپ) کی سب زبانون کی کہنا چاہیے - تصنیف (مارکوس طلیوس کیکرون - انگریزی سیسرو Cicero) جو بہت بڑا ادیب تھا اور جسکا اسقدر شہرہ (یوروپ) مین ہونا جب اسکی تصنیفات کا مطالعہ کیا جاوے بجا معلوم ہوتا ہے -

بعد زمان عباسیہ کے شاید کوئی اور کتاب مسلمانون کیلیے قدیم زبانون سے نقل ہوئی ہو مگر باعتبار اردو کے تو دنیا مین یہ پہلی کتاب ہے جو لاطینی سے بلا واسطہ ترجمہ ہوئی - اور جسکے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ دو ہزار برس مین انسانی خیالات نے کیا ترقی کی -

شاید لوگ عیب نکالین کہ صاف اردو کیون نہین ہے مگر مین اصل کا ڈھنگ حتی الامکان باقی رکھنا ہنر سمجھتا ہون اور داد اس قدر شناس سے مانگتا ہون جو کوئی ہووے کہ اسکو اصل سے ملائے اور دیکھے کہ (سیسرو) کو لکھنؤ کی اہل علم کی زبان مین دو ہزار برس بعد پھر زندہ کیا ہے - فقط

محمد حیدر رضوی لکھنوی -

ترجمہ رسالۂ کیکرون دربیان پیری

مضمون کتاب

یہ رسالہ بیان مین پیری کے ہے اُسکی خوبیون کو ظاہر کرتا ہے اور اُسکی بُرائیون کو دفع کرتا ہی۔ چار سببون سے بڑھاپا بُرا سمجھا جاتا ہے جنمین سے و۔

ان سب الزامات کو یہ بات دفع کرتی ہے کہ بعضے تو ان مین سے کچھ پیری سے مختص نہین ہین اور بعضون کے سبب سے بڑھاپا بُرا نہین ہوتا۔

یہ تقریر (کاٹون) کی طرف منسوب ہے جو بڈھا اور اپنے زمانہ مین نہایت با اقتدار اور نہایت صاحب شان تھا اور چونکہ اسنے حالت پیری مین زبان و فنون یونانی سیکھے تھی لہذا اُسکی تقریر اس رسالہ مین اور کتابون سے زیادہ عالمانہ ہے۔ از راہ تصنّع کے یہ تقریر سنہ ۶۰۴ رومی زمانہ حکومت (قنکطیوس و بالبوس) مین واقع ہوئی مگر حقیقت مین یہ رسالہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۷۱۰ * رومی مین لکھا گیا اور (اطیکوس) بڑھے کے پاس بھیجا گیا جو اُس زمانہ مین دربارہ دولت جمہوریہ نہایت متفکر تھا۔ اور یہ شخص (ککرون) سے تین برس بڑا تھا اور اُس زمانہ مین اسکا سن چھیاسٹھ ۶۶ برس کا تھا۔

* یعنی سنہ ۴۴ قبل مسیح ۱۲ مترجم

بخدمت (طیطوس پومپونیوس اطیکوس)

اے (طیطوس) اگر کچھ مین مدد کرون اور فکر سے نجات دون جو اب
تجھکو پکاتی ہے اور سینہ مین جمی ہوئی رہتی ہے تو کیا انعام ہوگا۔

ہو سکتا ہے کہ مین تجھسے اے (طیطوس) اُن اشعار مین خطاب کرون جنمین
اُس شخص نے جو مال مین تو بڑا نہ تھا مگر ایمان داری سے پُر تھا

(فلامینیوس) کی طرف خطاب کیا۔ اگرچہ مین بہ یقین جانتا ہون کہ نہین تو
اے (طیطوس) اسطرح شب و روز تفکر سے پریشان رہتا ہے۔

جیسا کہ (فلامینیوس) تھا۔ اسواسطے کہ تیری طبیعت کا اعتدال و استقامت مجھکو معلوم ہے اور تو (اثینا) سے فقط خطاب نہین لایا ہے بلکہ انسانیت اور حزم و ہوشیاری بھی تو نے حاصل کی ہے مین جانتا ہون مگر مجھے شبہہ ہوتا ہے کہ شاید جسطرح مجھکو بعض اوقات بعض باتون سے بہت پریشانی ہوتی ہی اُسی طرح تجھکو بھی اُس سے انتشار ہوتا ہو۔ تسکین اسمین دینا بہت بڑا امر ہے اور کسی اور وقت پر محول کرنا چاہیے۔ بالفعل مجھکو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دربارہ پیری تجھکو لکھون۔ یہ بڑھاپا مجھکو اور تجھکو دبا رہا ہے

یا البتہ چلا تو آتا ہے اسکے بارے تیرے تئین اور اپنے تئین سبکدوش کرنا چاہتا ہون۔ اگرچہ مین بخوبی جانتا ہون کہ تو اسکو جیسے اور امور کو ایک اسلوب اور ہوشیاری سے برداشت کرتا ہے اور کریگا۔

۲ مگر مین نے جب دربارہ پیری لکھنے کا قصد کیا تو تو ہی میرے ذہن مین آیا کہ لایق اس خدمت کے ہے۔ اگرچہ اس سے ہر ایک ہم مین سے مستفید ہوگا۔ اور مجھکو تو خوشی اس کتاب کی تکمیل سے ایسی ہوئی کہ اسنے نہ صرف بڑھاپے کی سب دقتونکو دور کیا بلکہ پیری کو آسان اور بلکہ خوشایند بھی کردیا۔ پس حکمت کی کبھی پوری لایق طور سے تعریف نہین ہوسکے گی کہ جو اسپر کاربند ہوتا ہے وہ ہرسن کو بلا دقت بسر کرسکتا ہے۔ خیر اور باتون کا ذکر تو ہم نے بہت کیا ہے اور کرینگے بھی۔

۳ اب ہم اس رسالہ کو جسمین ذکر پیری کا ہے تیرے پاس بھیجتے ہین۔ مگر تمام یہ تحریر ہمنے (طیشونوس) کی طرف نسبت نہین دی جیساکہ (اریستون) نے کیا تھا۔ اسواسطے کہ کہانیون پر اعتماد کم ہوتا ہے بلکہ (کاطون) بڈھے کیطرف نسبت دی تاکہ اور بھی زیادہ اس تقریر کا بھرم ہو۔ اُسکے پاس (لیلیوس) اور (اسکپیون) کو ہم بٹھاتے ہین کہ تعجب کرکے کہ کیونکر وہ بڑھاپے کو اس طرح بہ آسانی کاٹتا ہے سوال کررہے ہین اور وہ انکو جواب دے رہا ہے۔ اورجیساکہ اُسکا خود اپنی کتابونمین تحریر کرنے کا طرز تھا اگر اُس سے

زیادہ سنجیدہ طور سے یہ تقریر معلوم ہو تو اُسکو فنون یونانی کی طرف منسوب کرنا کہ اُنکے مطالعہ مین وہ سن پیری مین از حد بہت مصروف تھا۔ ایسا دریافت ہوا ہے اور کیا ضرورت ہے؟ اب خود (کاطون) کی تقریر کل ہماری رایونکو جو دربارہ پیری ہین بیان کریگی۔

(اسکپیون)۔ مین بسا اوقات تعجب کیا کرتا ہون اور (لیلیوس) بھی میرے ساتھ جہان تیری اور باتون مین عمدگی اور کمال عقل کا ای (کاطون) وہان بلکہ سب سے زیادہ اس بات کا کہ ہمکو کبھی نہین معلوم ہوا کہ بڑھاپا تجھ پر گران ہو حالانکہ یہ اکثر بڈھون کو ایسا ناپسند ہے کہ (ایطنا) سے بھی زیادہ بھاری بوجھ اپنے ستے لدا ہوا کہتے ہین۔

فصل دوم ۴

(کاطون) تم (اسکپیون) اور (لیلیوس) معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مشکل بات پر تعجب نہین کرتے ہو۔ اس واسطے کہ جنکے پاس خود کوئی چیز نہین ہے جس سے وہ اچھی طرح اور سعادت سے زندگی کرسکین انکو ہر ایک سن گران ہوتا ہے مگر جو تمام خوبیونکو خود اپنے سے طلب کرتے ہین انکو ممکن نہین کہ وہ چیز بری ہوے جسکو ضرورت فطری پیدا کرتی ہے اور اسی قسم کی چیزون سے بالتخصیص بڑھاپا ہے جسکا حاصل کرنا سب چاہتے ہین اور جب وہ حاصل ہوجاتا ہے تو اُسکو الزام دیتے ہین۔ کہتے ہین کہ جب ہم سمجھتے تھے اُسکے پیشتر بڑھاپا آگیا۔ پہلے تو انکو غلط سمجھنے پر کسنے مجبور کیا۔ کیا ہی؟ آیا بڑھاپا جوانی پر جلدتر آپڑتا ہے یا جوانی

لڑکپن پر۔ گزشتہ زمانہ چاہے کتنا ہی دراز ہو جبکہ گزر گیا تو حماقت زدہ بڑھاپے کو
کسیطرح پیر بدل نہین دیسکتا۔

۵ اس صورت مین اگر تم میری عقلمندی کو۔ جو مین امید کرتا ہون تمھارے
حسن ظن اور ہمارے خطاب کے سزاوار ہوگی۔ بنظر تعجب دیکھا کرتے
ہو تو ہماری عقلمندی بس اتنی ہے کہ فطرت کو ہم نہایت اچھا رہبر اپنا قرار
دیکے اسکی پیروی جیسے کسی دیوتا کی کرتے ہین اور پابند اسکے رہتے ہین۔
اسواسطے کہ اس سے یہ بہت بعید ہے کہ جب اور سب زمانہ زندگی کا اچھی طرح
گزارے تو وہ اخیر زمانہ مین جیسے کوئی اناڑی شاعر مقطع مین چوک جاوے
ضرور ہے کہ کوئی نہ کوئی تمامی ہوئے اور جیسا درختونکے پھلون اور زمین کے
غلہ مین مناسب وقت رسیدگی و پختگی مین خمی اور افتادگی ہوتی ہے
اسکا بہ اطمینان تحمل کرنا عقلمند کو چاہیے۔ دیوتاؤن سے راکشسون کیطرح
لڑنا سوائے فطرت سے مقابلہ کرنیکے اور کیا ہے۔؟

۶ (لیلیوس)۔ اے (کاطون) ہمپر کہ (اسکپیون) کی طرفسے مین ضامن ہوتا
ہون بڑی مہربانی تو کرے اگر تو ہمکو کہ ہم امید اگر نہین تو خواہش تو البتہ
بوڑھے ہونیکی رکھتے ہین بہت پہلے سے سکھا دے کہ کن قاعدون سے
ہم زمان گران پیری کو بہ آسانی برداشت کرسکتے ہین۔

(کاطون) ضرور کرونگا اے (لیلیوس) علی الخصوص کہ تم دونون کو کہ جیسا

توکہتا ہے خوشی ہوگی۔

(لیلیوس) حقیقۃً ہم چاہتے ہین اگر تجکو ای (کاطون) ناگوار نہو کہ تو جیسے ایک سفر کرچکا ہے اور اُسی راہ مین ہمکو بھی جانا ہے تو ہم دیکھین کہ جو تو طے کرچکا ہے وہ راہ کیسی ہے۔

(کاطون)۔ کرونگا جیسا کرسکونگا اے (لیلیوس) اسواسطے کہ جیسا پُرانی مثل ہے۔ ہمسنونکی ہمسنون سے صحبت خوب ہوتی ہے۔ کند ہمجنس با ہمجنس پرواز کبوتر باکبوتر باز با باز۔ مین نے اپنے ہمسنون کی شکایتین سُنی ہین کہ (سالیناطور) اور (البنیوس) جو مرتبۂ حکومت پر فائز ہوچکے تھے اور ہمارے گویا ہم سن تھے فریاد کیا کرتے تھے کبھی یہ کہ عیش ونشاط سے جسکے بن زندگی کو وہ ہیچ سمجھتے تھے محروم تھے کبھی یہ کہ جو لوگ اُنکا پہلے احترام کرتے تھے اب تحقیر کرتے تھے۔ مگر مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ اُس چیز کو الزام نہین دیتے تھے جو قابل الزام کے تھی اس واسطے کہ اگر یہ امور منجملہ بڑھاپے کے قصورون کے ہوتے تو حسب معمول مجھپر بھی اور سب سن رسیدہ آدمیون پر واقع ہوتے۔ حالانکہ اُنمین سے بہتونکا بڑھاپا مین جانتا ہون کہ بے شکایت تھا جو اپنا قید ہوا و ہوس سے چھٹا رہنا بُرا نہ سمجھتے تھے اور نہ اُنکی لوگ تحقیر کرتے تھے۔ بلکہ سب اس قسم کی شکایتوںمین قصور اخلاق کا ہے نہ سن کا۔ اس واسطے کہ معتدل مزاج لطیف طبع نیک نہاد بڈھے بڑھاپے کو بہ آرام بسر کرتے ہین مگر بے اعتدالی اور بدخوئی ہر

سن مین بُری ہوتی ہے۔

٨ (لیلیوس) - ایسا ہی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے مگر شاید کوئی شخص کہے کہ تجکو بہ سبب بڑی دولت وحشمت وعزت کے بُڑھاپا اچھا معلوم ہوتا ہے اور یہ امر اکثر کو حاصل نہین ہو سکتا۔

(کاطون) - البتہ تیری بات بھی اے (لیلیوس) کسیقدر ہے مگر کل یہی نہین ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ (ذیمسطوکلیس) نے کسی شخص (سریپھیوم) کے رہنے والے کو مباحثہ مین جواب دیا جبکہ اسنے کہا کہ اُسنے اپنی شان سے نہین بلکہ اپنے ملک کی شان سے عزت حاصل کی تو اُسنے کہا کہ قسم (ہرقل) کی اگر مین (سریپھیوم) کا ہوتا تو کبھی مجکو امتیاز نہ حاصل ہوتا اور نہ کبھی تیرا شہرہ ہوتا اگر تو (اثینا) کا ہوتا اسی طرح دربارہ پیری بھی کہا جا سکتا ہے - نہ بالکل بے بضاعتی مین بڑھاپا اچھا ہو سکتا ہے چاہے اسمین عاقل بھی ہو اور نہ احمق کے لیے نہایت دولت مین بھی گوارا ہو سکتا ہے۔

٩ کل مین از (اسکپیون) اور (لیلیوس) نہایت مناسب سامان بڑھاپے کی نیکی کے افعال اور اُنکا برتاؤ ہے - کہ جب اُنکا ہر سن مین لحاظ رکھا گیا تو وہ تیری پیرانہ سالی اور سن درازی مین عجب ثمرہ تیرے لیے پیدا کرین گے نہ صرف اس وجہ سے کہ وہ تجکو کبھی یہانتک کہ آخر عمر مین بھی نہ چھوڑینگے - اگرچہ یہ نہایت بڑی بات ہے بلکہ اس وجہ سے بھی کہ شعور گزشتہ سن کے اچھی طرح

بسر ہونیکا اور یاد آوری بہت سے امور خیر کی نہایت خوشایند ہوتی ہی۔
(ماکسیموس) کو اسکو جسنے (طارنطوم) کو لیا تھا اُس بڈھے کو مین اپنے (فصل پنجم) ۱۰
ایام طفولیت مین ایسا دوست رکھتا تھا جیسے اپنے ہمسن کو۔ اس واسطے کہ اُس
مرد مین عظمت کے ساتھ ایک ملنساری کا بھی مصالحہ تھا اور بڑھاپے نے اخلاق
نہین بدلے تھے اور جب مین نے اُسکی تابعداری شروع کی اُس زمانہ مین کچھ
کم بڈھا نہ تھا بلکہ بہت سن رسیدہ ہوگیا تھا اس واسطے کہ میرے پیدا ہونے کے
ایک سال بعد یہ پہلی مرتبہ حاکم ہوا اور جب یہ چوتھی دفعہ حاکم مقرر ہوا تھا تب مین
نوجوان سپاہی (کاپوا) کو روانہ ہوا تھا اور پانچ برس بعد (طارنطوم) کو۔
چار برس بعد مین سوار بنا اور اس عہدہ کو مین نے ایام حکومت (طوویلانوس)
و (کینیگلوس) مین حاصل کیا اور تب یہ نہایت بڈھا تھا اور قانون (کنکی) کا
جو دربارہ ہبات و انعامات تھا ممد رہا۔ اور یہ جنگ کرنے مین نوجوان ہوجاتا
تھا اگرچہ بہت سن دراز ہوچکا تھا۔ اور (ہانیبال) جو جوانانہ افتخار کرتا تھا
اسکو یہ اپنی بردباری سے نرم کرتا تھا۔ اور دربارہ اسکے بڑی شان سے
ہمارا اشنہ لگا شاعر (اینوس) کہتا ہی۔

ایک آدمی نے پھر ہمارے لیے دولت ثابت کی۔ شہرہ کو سلامتی پہ مقدم

نہین رکھتا تھا۔ اس سبب سے بعد کو اب اُس بہادر کی شان نمایان ہوئی۔
حقیقت مین (طارنطوم) کو کیسی بیداری مغزی سے کیسی صلاح نیک سے اس نے ۱۱

پھر فتح کیا۔ اور مین نے اپنے کانون سے سُنا کہ جب (سالیناطور) نے جو
شہر چھوڑ کے قلعہ مین بھاگ گیا تھا ازراہ افتخار کے کہا کہ میرے سبب سے
اے (ماکسیموس) تو نے (طارنطوم) کو پھر فتح کیا تو اُسنے کہا کہ بیشک کہ اگر تو
نہ کھوتا تو کبھی مین پھیر نہ لیتا۔ اور نہ ایام جنگ مین وہ ایام امن سے زیادہ مشہور
تھا کہ دوبارہ حاکم مقرر ہوکے جبکہ اسکا ہم عہدہ چپ تھا اس نے جہان تک
ممکن ہوا (فلامینوس) کا مقابلہ کیا جو خلافِ حکمِ مجلسِ شیوخ کشت زار (پکینیطا)
و (کالیکا) کو فرداً فرداً تقسیم کیے دیتا تھا۔ اور جب شگونیا مقرر ہوا تو کہا کرتا تھا
کہ نہایت اچھے شگون سے وہ چیزین کی جاتی ہین جو واسطے اصلاح دولت
جمہوری کے کیجاتی ہین اور جو چیزین برخلاف دولت جمہوری کے کیجاتی ہین
وہ برخلاف شگون کے ہوتی ہین۔ اس شخص مین مین نے بہت سی عمدہ خوبیان ۱۲
پائین مگر کوئی اس سے زیادہ قابل ملاحظہ نہین ہے کہ کسطرح اُس نے
مرگِ فرزند پہ صبر کیا جو مشہور شخص تھا اور حکومت پر فائز ہوچکا تھا۔ مرثیہ اُسکی
ہاتھون مین ہے۔ اور جب ہم اسکو پڑھتے ہین تو کون حکیم ایسا ہے کہ جسکو ہم
اُسکے سامنے ذلیل نہ سمجھتے ہون؟ اور نہ صرف باہر عام لوگونکی آنکھونمین بلکہ
اندر گھر مین اور بھی زیادہ یہ عمدہ شخص تھا۔ کیا تقریر تھی کیا نصائح تھے کیسی
متقدمین کی تحقیقات تھی کیا علم نظیر تھا۔ اور کتابی علوم سے ایک رومی آدمی
کیلیے اسکو بہت تھے اور تمام لڑائیون کا حال اسکو حفظ تھا نہ صرف اُن کا

جو آپسمین ہوتین بلکہ اُنکا بھی جو باہر غیر دن سے ہے - اور اُسکی تقریر سے مین
ایسے شوق سے مستفید ہوتا تھا کہ جیسے مجکو علم غیب اسکا جو ہوا ہو گیا تھا
کہ جب وہ نہوگا تو کوئی ایسا نہ ملیگا جس سے مین سیکھون -

اتنا کچھ حال (ماکسیموس) کا مین نے کیون بیان کیا؟ تاکہ تم خوب دیکھو
کہ ایسے بڑھاپے کا بُرا کہنا حرام ہے - تاہم سب لوگ (اسکپیون) اور
(ماکسیموس) نہین ہوسکتے کہ اپنا ملکون کو فتح کرنا اور خشکی و تری کی لڑائیان
اور جنگ وجدال کرنا اور اپنا مظفر ومنصور با شان وشوکت شہر مین داخل
ہونا بڑھاپے مین یاد کرین - مگر جو جوانی سکون کے ساتھ صفائی اور عمدگی سے
بسر ہوئی ہو تو بڑھاپا بھی ملائم اور با اطمینان ہوتا ہے جیسا کہ ہمکو دریافت
ہوتا ہے کہ (پلاطون) کا تھا جو اکاشی برس کے سن مین تصنیف وتحریر کرتا ہوا
مرگیا - اور جیسا کہ (ایسوکراط) کا تھا جو خود کہتا ہے کہ کتاب (پاناثنا ئیکوس)
چورانوے [۹۴] برس کے سن مین لکھی اور پانچ برس بعد تک اور یہ زندہ رہا - اور
اسکا استاد (لیونطینوس گورگیاس) نے ایک سو سات برس پورے کیے اور
کبھی اپنے کام اور شوق کی چیزونسے باز نہ رہا - اور جب اس سے پوچھا جاتا
تھا کہ کیون اسقدر دیر تک جینا پسند آیا تو کہتا تھا میری کوئی چیز ایسی نہین ہے
جس سے بڑھاپے کو الزام دون - کیا عمدہ اور عالمانہ جواب ہے لہ

۱۴ جاہل اپنی عیبونکو اور اپنی قصور کو بڑھاپے کی طرف منسوب کرتے ہین اور ایسا

اُسنے نہین کیا جسکا ذکر مین سابق مین کرچکا ہون یعنے (انیوس)

مثل مضبوط گھوڑے کے جو زمانہ سابق مین (المپیا) کی گھڑ دوڑ مین جیتا تھا وہ اب بڑھاپے سے تمام ہو کر چپکا کھڑا ہے۔

جیتنے والے گھوڑے کے بڑھاپے سے اپنے بڑھاپے کو تشبیہ دیتا ہے وہ شخص تمکو اچھی طرح یاد ہوگا۔ اُنیس برس بعد اُسکے مرنیکے یہ جواب ہین۔ (فلامینیوس) اور (اکیلیوس) حاکم مقرر ہوے مگر وہ ایام حکومت (کیپیون) و (پھلپوس) مین مرا جبکہ مین نے پینتالیس ۴۵ برس کے سن مین قانون (وو کون) کی بڑے زور شور سے تائید کی تھی۔ پس (انیوس) ستر برس کے سن مین اور اتنے ہی برس وہ جیا دونون جو نہایت بڑے بوجھ سمجھے جاتے ہین پیری اور مفلسی کو ایسا برداشت کرتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا گویا وہ ان سے خوش ہوتا تھا۔

١٥ اور جب مین دل مین خیال کرتا ہون تو چار سبب پاتا ہون جنسے بڑھاپا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ پہلا کہ کام کرنیسے باز رکھتا ہے۔ دوسرا کہ بدن کو ضعیف کرتا ہے تیسرا کہ خوشی سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ چوتھا کہ موت سے بہت دور نہین ہوتا ہے اگر دل چاہتا ہے تو دیکھو کہ ان چارون سببون مین سے کہ ایک اور کسقدر صحیح ہین۔

کام کرنیسے بڑھاپا مانع ہوتا ہے۔ کون کامون سے آیا اُنسے جو جوانی مین

اور زور سے کیے جاتے ہین - کیا کوئی کام پیری کے مناسب ہی نہین جسکی سربراہی حالت ضعف بدن مین بھی صرف دل سے کیجا دے ؟ تو (کاسیموس) کچھ کرتا ہی نہ تھا اور نہ کچھ ای (اسکیپیون) تیرا باپ (باولوس) کرتا تھا جو اُس نہایت عمدہ جوان یعنی میرے بیٹے کا سسرا تھا - اور کیا دوسرے بُڈھے (فبریکوس) کے خاندان کے اور (کوریوس) کے خاندان کے اور (کوا ونکانیوس) کے خاندانی کے جبکہ اپنی رائے سے اور تدبیر سے دولت جمہوری کی حمایت کرتے تھے تو کچھ نہ کرتے تھے - ؟

۱۶ (کلاودیوس) کو بڑھاپے پر اضافہ ایک یہ تھا کہ اندھا تھا - تاہم جب راے مجلس شیوخ کی (پرہوس) کے ساتھ صلح اور معاہدہ کرنے کی طرف مائل ہوئی تو اسنے بلا تردد وہ کہا جسکے مضمون کو (اینوس) نے نظم کیا ہے -

---

تمھارے دل جو اب تک تو سیدھے کھڑے رہا کرتے تھے دیوانہ وار کدھر جھک گئے - ؟

اور باقی تو نہایت سنجیدگی کے ساتھ کہا ہے مگر یہ قصیدہ مشہور رہے اور خود (کلاودیوس) کا خطبہ موجود ہے - اور ان امور کو وہ سات اوپر دس برس بعد اپنے دوسری دفعہ حاکم مقرر ہونے کے کرتا تھا حالانکہ اُس کے اول اور دوسری دفعہ حاکم ہونے مین دس برس کا فاصلہ ہوا تھا - اور آدھری حکومت کے بیشتر محصل زکواۃ بھی مقرر ہوا تھا - اس سے دریافت ہوتا ہے

کہ وہ جنگ (پتہ ہوس) مین خوب مسن ہوگا اور آبا و اجداد سے بھی ہم نے
ایسا ہی سُنا ہے۔

۱۷ پس کوئی ٹھیک بات وہ نہین کہتے جو بڑھاپے مین کام کیے جانیسے انکار کرتے
ہین اور مثل اُنکے ہین جو کہین کہ ناخدا جہازرانی مین کچھ کام نہین کرتا ہے کہ اور تو
مستولون پہ چڑھتے ہین اور سطحہ پہ دوڑتے ہین اور پانی خالی کرتے ہین مگر وہ
پتوار پکڑے دبوسہ پہ چپکا بیٹھا ہوا ہے۔ البتہ جو جوان کرتے ہین وہ یہ نہین کرتا
مگر زیادہ تر اور بہتر کام کرتا ہے۔ بڑے بڑے جو کام کیے جاتے ہین وہ قوت
یا سرعت سے یا بدن کی پھرتی سے نہین کیے جاتے ہین بلکہ رائے سے اور
تدبیر سے اور شعور سے۔ اور یہ چیزین بڑھاپے مین گھٹنا تو کیسا اور بڑھ جایا کرتی ہین

۱۸ اور اگر شاید تمکو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ مین جو سپاہی اور جمعدار اور تمندار
اور رسالدار بنکر طرح طرح کے جنگ وجدال مین مصروف رہ چکا ہون۔ اب
جبکہ نہین لڑتا ہون معتزل اور بیکار رہتا ہون تو یہ نہین ہے بلکہ مین انجمن شیوخ کو
بتاتا ہون کہ کیا کرنا اور کسطرح کرنا چاہیے۔ (کارتاگین) جو بہت دنون سے
ہمارا بُرا چاہتی ہے اُسپر حملہ کرنیکی بہت قبل سے مین نے راے دیدی تھی اور
اُسکی طرفسے خوف کرنا موقوف نکرونگا جبتک کہ اُسکا قلع قمع ہونا نہ سُن لونگا
اور مین امید کرتا ہون کہ آمر دیوتاؤن نے جیرا اس فتح کا تیرے لیے
اے (اسکیپیون) لگا رکھا ہے کہ دادا کی باقی کو تو پورا کرے[۱]۔

۱ - [illegible]

۱۶ اُسکے مرنے کو اب تینتیس۳۳ ان سال ہوا اور بعد اُسکے اُسکی یادگاری ہر سال دوسرے سال کو دیتا جاویگا۔ میرے محصل مقرر ہونیکے ایک برس قبل اور میرے حاکم مقرر ہونے کے نو برس بعد وہ مرا تھا۔ جبکہ دوبارہ حاکم مقرر ہوا تھا اور مین بھی اُسی زمانہ مین حاکم ہوا تھا۔ پس اگر وہ سو برس تک جیتا تو آیا اُسکو اپنے بڑھاپے پر خجالت ہوتی؟ البتہ تاخت نہ کرتا جست نہ کرتا۔ ہٹ کے تیر سے نہ مارتا گھوڑے کے تلوار نہ لگاتا مگر راے دیتا عقل سکھاتا شعور بڑھاتا۔ اور اگر یہ چیزین بڈھو نمین نہ ہوتین تو ہمارے آباو اجداد سب سے بڑی مجلس شوری کا نام انجمن شیوخ نہ رکھتے۔

اور (لاکیدیمون) مین یہ رسم ہے کہ جو سب سے بڑے عہدے رکھتے ہین۔ چونکہ وہ شیخ یعنی بڈھے ہوتے ہین تو اسیلیے وہ شیخ کہلاتے بھی ہین۔ اور اگر تم حال غیر ملکون کا پڑھو یا سُنو تو تم پاؤگے کہ بہت سی دولتون مین جب نوجوانون نے تزلزل و خلل ڈالا بڈھون نے استحکام و اصلاح کی۔

[illegible] ۲۰

مین عرض کرتا ہون کہ کیون آپ لوگون کی اتنی بڑی دولت کو ایسی جلدی زوال آگیا؟

بیشک یون ہی سوال کرتے ہین جیسا کہ مدیح (نیویوس) مین ہے۔

اور جواب مین اور چیزین بھی بیان کرتے ہین مگر خاص کر کے یہ کہتے ہین
کہ نئے نئے خطیب نوجوان احمق نکل پڑے تھے۔

خلاصہ یہ کہ بیباکی خاصہ نوجوانی کا اور حزم و ہوشیاری حصہ بڑھاپے کا ہے۔

۲۱ مگر قوت حافظہ تو کم ہوجاتی ہے۔ ہان سچ ہے اگر تو اُس سے کام نہ لے یا یہ کہ تو طبعاً ضعیف الحافظہ ہو۔ (دیمسطوکلیس) کو سب اپنے ملک کے آدمیو کے نام یاد تھے۔ پس آیا تم تجویز کروگے کہ جسکا نام (ارسطیدس) تھا اسکو وہ کبرسنی مین (لیسماخوس) کے نام سے پکار کے سلام کرتا ہوگا؟ مین نہ صرف اُنکو جو زندہ ہین بلکہ اُنکے باپ اور دادا کو بھی جانتا ہون۔ اور نہ کُتابہ قبر کے پڑھنے سے مین ڈرتا ہون کہ مبادا جیسا کہ کہتے ہین میرا حافظہ جاتا رہے۔ اس واسطے کہ خود ان ہی کے پڑہنے سے مجھکو مرے ہوے لوگ پھر یاد آجاتے ہین۔ اور حقیقتہً تو نے کسی بڈھے کو نہ سُنا ہوگا کہ جس مقام پر اُس نے دفینہ کیا ہو اسکو وہ بھول گیا ہو۔ جن چیزون کی اُن کو فکر رہتی ہے اُن سب کو وہ یاد رکھتے ہین۔ معاملے جو باقی ہین اُن کو یاد رہتے ہین کہ کس کو کیا دینا اور کس سے کیا لینا چاہیے۔

۲۲ فقیہہ کاہے سے ہین موبدکاہے سے ہین۔ شگونئے کاہے سے ہین بڈھے فلسفی کاہے سے ہین؟ سواے اسکے کہ اُنکو بہت چیزین یاد ہوتی ہین۔

ذہن و ذکا بڈھونمین البتہ باقی رہتا ہے بشرطیکہ استعمال وسعی باقی رہے۔
اور یہ کچھ امیرون اور رئیسون پر موقوف نہین ہے بلکہ غریب لوگون مین
بھی پایا جاتا ہے۔ (سوفوکلیس) نے نہایت کبرسنی تک قصے تصنیف کیے
چنانچہ جب اُسکے بیٹون کو معلوم ہوا کہ یہ اس شغل مین امور معاش خاندانی سے
غفلت کرتا ہے تو وہ اسکو عدالت مین پکڑ لائے کہ قاضی اُسکو مجنون کیطرح
تصرف سے منع کر دین جیسا کہ ہمارے یہان رسم ہے کہ مسرف باپ
مجور علیہ قرار دیا جاتا ہے۔ کہتے ہین کہ تب اُس بڈھے نے قصہ (اودیپوم
کو لونیوم) کو جو اُسکے ہاتھ مین تھا اور عنقریب تحریر کیا تھا قاضیون کے
سامنے پڑھا اور پوچھا کہ آیا یہ مثنوی مجنون کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے
مثنوی کو سُنا کے حسب الحکم قاضیون کے رہا ہوا۔
۲۳ پس آیا اسکو یا (ہومیروس) کو یا (ہیسیوڈوس) کو یا (سیمونیدیس) کو
یا (اسطیسخوروس) کو یا اُنکو جنکا ذکر ہین نے آگے کیا (ایسوکراطیس
کو یا (گورگیاس) کو یا سرداران حکما (پیتھاگوراس) و (دیموکریطوس)
کو یا (پلاطون) کو یا (زینوکراطیس) کو یا من بعد (زینون) کو (کلیانتیس)
کو یا جنکو ہمنے ابھی (روما) مین دیکھا (دیوگنیس) رواقی کو آیا ان کو
بڑھاپے نے اپنے اپنے اشتغال مین سست ہو جانے پر مجبور کیا تھا یا
کہ ہر ایک کا ذوق و شوق مرتے دم تک ساتھ رہا؟

۲۴ چلو اب ہم حکماء الہیین کے ذکر کو چھوڑ دین مین اپنے دوستون ہمسایون
کشت زار (سابینوم) کے رومی دہقانیون مین سے بھی بہت کا نام لے سکتا ہون
جنکی عدم موجودگی مین گویا کوئی بڑا کام کھیت مین اناج کا نہین کیا جاتا نہ بونے کا
نہ کاٹنے کا نہ بھرنیکا - مگر یہ امر توچندان تعجب کے قابل نہین ہے اس واسطے کہ
کوئی بڈھا ایسا نہین ہے جو اپنا ایک برس جینا ممکن نہ سمجھے مگر یہ بڈھے جن کا مونکو
جانتے ہین کہ اُنسے بالکل تعلق نہین رکھتے اُن مین بھی بہت مشقت کرتے ہین -
درختونکو بوتا ہے کہ دوسرے قرن کو مفید ہون -

۲۵ جیسا کہ ہمارا شاعر (اسطاطیوس) کتاب (سینیپیونی) مین کہتا ہے - کشتکار
چاہے کیسا ہی بڈھا ہو جب کوئی اُس سے پوچھے کہ کس کے واسطے بوتا ہے تو
اُسکو بے تامل جواب دینا چاہیے کہ امر دیوتاؤن کے واسطے جنکی مشیت صرف
یہ نہین ہے کہ مین بزرگون سے لون بلکہ یہ بھی کہ چھوٹون کو دیے جاؤن -
(کیکیلیوس) کا قول بالا جو دربارہ ایسے بڈھے کے ہے جسکی مدنظر دوسرا
قرن ہو اُسکے اس قول ذیل سے بہتر ہے کہ کہتا ہے -
قسم جوہر اکی بتکدہ کی اے بڑھاپے اگر تو اپنے ساتھ کسی اور قسم کی بُرائی نہ بھی لاتا جب
تو آتا تو ایک یہ بُرائی کافی ہوتی کہ دیر تک جینے سے جو چیزین کہ نہین چاہتی
ہین دیکھتے ہین -

اور شائد بہت کچھ جو چاہتے ہین - اور جو نہین چاہتے ہین وہ بسا اوقات

جوانکو بھی دیکھنا پڑتا ہے اور اس سے بھی بدتر وہی (کیکیلیوس) کہتا ہے کہ

تب بڑھاپے کی نہایت برائی مین یہ تجویز کرتا ہون کہ اس سن مین معلوم

ہوتا ہے کہ اپنے سے اورون کو نفرت ہوتی ہے۔

۲۶ رغبت نہ کہ نفرت۔ اسواسطے کہ جیسا کم سن آدمیون سے جنکو اچھی سمجھ عنایت ہوئی ہے عاقل بڈھے خوش ہوتے اور نوجوانون کی خدمت و اطاعت بڑھاپا زیادہ خوشایند ہوجاتا ہے ویسا ہی کم سن آدمی بڈھون کے نصائح سے خوش ہوتے ہین کہ انکے سبب سے وہ نیکی کے طریقہ پہ چلتے ہین۔ اور نہ مین سمجھتا ہون کہ جتنا مین تمسے خوش ہون اُس سے کم تم مجھ سے خوش ہوتے ہوگے۔ تم دیکھتے ہو کہ بڈھے سست اور معطل نہین ہوتے ہین بلکہ ہر وقت کوئی نہ کوئی کام کرتے رہتے ہین مگر ہر ایک اُسی کام مین مصروف رہتا ہے جسمین اُسنے اپنا گزشتہ زمانہ کاٹا۔ اور اُنکا کیا ذکر جو بڑھاپے مین کوئی نئی چیز بھی سیکھین جیسا کہ (سولون) کو ہم شعر مین فخر کرتے دیکھتے ہین کہ وہ اپنا ہر روز کچھ نہ کچھ سیکھتے ہوئے بڈھا ہونا کہتا ہے۔ اور جیسا کہ مین نے بڑھاپے مین علوم یونانی سیکھے اور انکی تحصیل ایسے شوق سے کی جیسے بہت دلون کی لگی پیاس کو بجھاتا تھا تاکہ جو باتین مین نے تمھارے سامنے بطور تمثیل کے بیان کین وہ خود مین جان لون۔ اور جب سُنا کہ مزامیر مین (سوکراطیس) نے ترقی کی تھی تو مین نے چاہا کہ اسکی بھی تحصیل کرون۔ اگلے لوگ مزامیر کو

بھی حاصل کرتے تھے مگر تحصیل علوم مین زیادہ تر محنت کرتے تھے۔

۲۷ اس مقام پر بڑھاپے کی دوسری قباحت کا بیان ہے مجکو اب احتیاج
جوانی کی قوت کی نہین ہے زیادہ اس سے کہ جوانی مین احتیاج بیل یا ہاتھی
کی قوت کی ہوتی۔ جو ہو اُس ہی سے کام لینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور جو
کچھ کہ تو کرے تجھ کو اپنی قوت کے موافق کرنا چاہیے۔ اسواسطے کہ (کروطونیاطا کے)
کلام سے زیادہ کیا بدتر ہوسکتا ہے جسکو کہتے ہین کہ جب اسنے اپنے زمانۂ پیری
مین پہلوانون کو اکھاڑے مین ورزش کرتے دیکھا تو اپنے بازوون کی
طرف نظر کی اور رو رو کر کہا ارے اب یہ مردہ ہین۔ او مسخرے! جیسا
تو مردہ ہے ویسے تیرے بازو نہین ہین اس واسطے کہ تجھکو کبھی لیاقت
خود سے حاصل نہ ہوئی تھی بلکہ جو کچھ ہوا تھا تیرے بازوون اور سینہ سے
ہوا تھا۔ اس طرح کی کوئی بات نہ (الیوس) سنے نہ (کورونکانیوس) نے
جو بہت سال پیشتر تھا نہ اس زمانہ مین (گراسوس) نے کہی جو ایسے تھے کہ
لوگون کیلیے قانون وضع کرتے تھے۔

۲۸ خطیب مجھکو خوف ہے کہ بڑھاپے مین سست ہوجاتا ہوگا۔ اسواسطے
کہ اُسکا کام صرف ذہن کا نہین بلکہ سینہ اور قوت کا بھی ہے۔ بہرحال
سُر جو آواز مین ہوتا ہے وہ نہ معلوم کس صورت سے بڑھاپے مین بھی
شاندار ہوجاتا ہے اور وہ اب مجھ مین باقی ہے اور تم سن میرا دیکھتے ہو۔

تاہم بڈھے کی تقریر سنبھلی ہوئی اور ٹھہری ہوتی ہے۔اور بڈھا جو فصیح و بلیغ ہو تو اُسکا شُستگی اور نرمی سے صرف بولنا اکثر اوقات خود سننے والون کو اپنی طرف گرویدہ کرلیتا ہے - اور اگر تو یہ بات حاصل نہ کرسکے تب بھی (اسکیپیون) اور (لیلیوس) کو تو تعلیم البتہ کرسکیگا - اسواسطے کہ کیا چیز اُس بڈھے کے بڑھاپے سے زیادہ خوشایند ہے جسکو نوجوان نہایت شوق و ذوق سے گھیرے بیٹھے ہون؟

۲۹ آیا ہم بڈھے کیلیے اتنی قوت بھی نہ چھوڑینگے کہ نوجوان کو تعلیم و تربیت کرے اور کسی طرح سے کامل طور پر سکھاوے - اور اس کام سے زیادہ کون عمدہ ہو سکتا ہے؟ - البتہ مجکو معلوم ہوتا ہے کہ (کنیوس اسکیپیون) اور (دیولیوس اسکیپیون) اور تیرے دادا دونون (ایمیلیوس) اور (افریکانوس) بہت خوش نصیب تھے کہ اُنکی صحبت مین نوجوان رئیس رہا کرتے تھے۔ اور نہ علم ادب کے استادون کو بدقسمت سمجھنا چاہیے اگرچہ اُن کے قواے جسمانی ناقص ہو گئی ہو - اسبس، واسطے کہ خود یہ نقص قوت اکثر جوانی کی بُرائیون سے ہوتا ہے نہ کہ بڑھاپے سے - جوانی اپنی آوارگی و بے اعتدالی سے بدن کو ضعیف کرکے بڑھاپے کو دیتی ہے - اور (کیروس) نے جبکہ انتہا کا بڈھا ہو گیا تھا (ذینوپھون) کے سامنے اپنی وصیت مین مرتے وقت انکار اس بات کا کیا کہ وہ بڑھاپے مین

اپنے تئین کبھی زیادہ ضعیف معلوم ہوا اس سے کہ جوانی مین ہوگیا تھا۔ مجھکو اپنے لڑکپن سے (مبطلوس) یاد ہے کہ اسکو آخر زمانہ تک اپنی عمر کے ایسی قوت تھی کہ جوانی کی ضرورت نہ تھی حالانکہ وہ دوسری دفعہ حاکم مقرر ہونیکے پانچ برس بعد موبد موبدان معین ہوا اور اس منصب بزرگ پر بائیس برس فائز رہا۔ اپنے بارہ مین مجھے خود کہنا کچھ ضرور نہین ہے اگرچہ یہ بھی حق بڑھاپے کا ہے کہ ہمارے سن والے فی الجملہ خودستائی کے

۳۱ مجاز ہوتے ہین۔

آیا تم نہین دیکھتے ہو جیسا (ہومیروس) مین ہے کہ (نسطور) اکثر اوقات اپنی خوبیان بیان کیا کرتا تھا؟ بچپن اور جوانی جاکے تیسرا زمانہ اسکی زندگی کا تھا اور اپنے بارہ مین امر واقعی کے ذکر کرنیسے اسکو اسکا خوف نہ تھا کہ لوگ مبالغہ سمجھینگے یا خود اسکو فضول اور بکواسی کہین گے۔ (ہومیروس) تو اسکو کہتا ہے کہ شہد سے شیرین تر کلام اسکے منھ سے جاری ہوتا تھا۔ اس شیرینی مین اسکو احتیاج قوت جسمانی کی نہ تھی۔ اور وہ بڑا سالار یونان کا کبھی اسکی نہین آرزو کرتا تھا کہ دس آدمی (ایاکس) کے سے ملین بلکہ (نسطور) کے سے۔ اور یقین کرتا تھا کہ اگر ایسے ملتے تو (طرویہ) کے تباہ ہونے مین دیر نہ لگتی۔ اب مین اپنے حال کی طرف رجوع کرتا ہون

۳۲ یہ مجکو چوراسیوان برس ہے اور جی تو میرا یہی چاہتا ہے کہ جس بات پر

(کیروس) نے فخر کیا مین بھی کرسکتا مگر مین اعتراف کرتا ہون کہ مجھ مین وہ قوت
باقی نہین ہے جو جب تھی کہ مین جنگ (پونیلوم) مین ایک دفعہ پیادہ اور
دوسری دفعہ سوار شریک تھا یا جبکہ سالار (اسپانیا) مین ہوا تھا یا
جبکہ مین دو برس بعد ایام حکومت (گلابریون) مین قریب (ثرموپیلی) کے
لڑتا تھا۔ تاہم جیسا کہ تم دیکھتے ہو مجکو بڑھاپے نے بالکل ناتوان و شکستہ
نہین کر دیا ہے۔ اپنے مین قوت کی کمی مین نہ دربار مین پاتا ہون نہ منبر پر اور
نہ کمی مجھ مین میرے دوست پاتے ہین اور نہ موکل اور نہ مہمان۔ مین اُس پُرانی
مثل کو جسکی تعریف ہوئی نہین قبول کرتا ہون جو سکھاتی ہے کہ پہلے[ا] سے
بڈھا بننا اگر دیر مین بڈھا ہونا چاہیے۔ مین تو اپنے بڈھا ہو جانے کو قبل
بڑھاپے کے بڈھا بن جانے پر ترجیح دیتا ہون۔ اور اس سبب سے ابتک
کوئی شخص میری ملاقات کو نہین آیا جس سے مین نے یہ کہکے کہ کام مین
ہون ملاقات نہ کی ہو۔ لیکن تم دونون سے مجھ مین قوت کم ہے۔ تم مین بھی
تو (پونطیوس) کی طاقت دیو کی سی نہین ہے پس آیا وہ اس سبب سے
تمسے زیادہ عمدہ آدمی ہے؟

۳۳ پس ایک تھوڑی سی قوت کا موجود ہونا چاہیے اور ہر شخص کو جسقدر ہو سکے
سعی کرنی چاہیے اور ہرگز کوئی بنا بر کمی قوت کے اپنے کام سے ممنوع
نہوگا۔ (میلون) کو کہتے ہین کہ زندہ بیل کو کاندھون پر لے کے (اولمپیا) کی

[ا] پیر شو پیش از انکہ پیر شوی ۱۲ مترجم

۱- [illegible]

میدان مین آتا تھا پس آیا اسکی جسمانی قوت کا یا (پیتاگوراس) کی روحانی
قوت کا تو اپنے لیے عنایت ہونا زیادہ پسند کرتا ہے۔ بالجملہ جبتک یہ عنایت
تیرے پاس رہے تجھکو اُس سے منتفع ہونا چاہیے اور جب جاتی رہے تو اُسکا
افسوس نہ کرنا چاہیے۔ ورنہ نوجوانون کو بچپن کا اور جوانون کو نوجوانی کا
بھی افسوس کرنا چاہیے۔ عمر کی ایک حد مقرر ہے اور فطرت کی ایک
راہ ہے اور وہ سیدھی سادی ہے اور ہر سن کو مناسبات اُس کے
عنایت ہوے ہین ایسا کہ ضعف لڑکون مین اور تندی جوانون مین اور وقار
سن وقوف مین اور پختگی پیری مین ایک فطرتی چیز ہے اور اُس کو اپنے
مناسب وقت پر بخوشی بسر کرنا چاہیے۔

۳۴ ای (اسکیپیون) مین سمجھتا ہون تونے سُنا ہوگا کہ (ماسینسا) جو تیرے
دادا کا مہمان ہوا کرتا تھا آجتک نوے برس کے سن مین کیا کیا کرتا ہے۔
جب پیادہ سفر کرتا ہے تو پھر گھوڑے پر سوار نہین ہوتا اور جب گھوڑے پر
سوار ہوتا ہے تو پھر گھوڑے پر سے نہین اُترتا۔ نہ مینھ نہ سردی اُسکو مجبور کرتی ہے
کہ سر کو ڈھانکے۔ اُسکے بدن مین انتہا کا سوکھاپن ہے اور اس سبب سے
وہ سب فرض اور احکام ایک بادشاہ کے پورے انجام دیتا ہے پس ورزش
و اعتدال سے کچھ اصلی قوت بڑھاپے مین بھی باقی رہ سکتی۔

فصل یازدہم

بڑھاپے مین طاقت نہین رہتی۔ بڈھون سے طاقت کی طلب بھی نہین ہوتی

اور اسی واسطے موافق قوانین وقواعد مقررہ کے ہمارے سن والے اُس
خدمات سے معاف ہین جنکا سرانجام بے طاقت کے نہین ہوسکتا۔ ایسا کہ نہ
صرف اُس پر جو ہمسے نہین ہوسکتا ہے بلکہ اُس پر بھی جو ہم سے ہوسکتا ہے
ہم نہین مجبور کیے جاتے ہین۔

٣٥ مگر بہت بڈھے ایسے ناطاقت ہوتے ہین کہ کوئی خدمت یا کوئی کام زندگی کا
انجام ہی نہین دیسکتے۔ مگر یہ بھی کچھ عیب موقوف بڑھاپے پر نہین بلکہ تندرستی پہ ہے
کیا ضعیف (امریکانوس) کا وہ بیٹا تھا جسنے تمکو متبنی کیا تھا کیا ضعیف القوی
اور دائم المرض تھا۔ اور اگر ایسا نہوتا تو وہ ایک دوسرا نور اس ملک کا چمکا ہوتا
اس واسطے کہ اُس کی موروثی علو ہمت مین تعلیم مفیدہ کا اضافہ ہوا تھا۔
پس بڈھون پر کیا تعجب کرنے کی بات ہے جو وہ کسی زمانہ مین کم طاقت ہون
جب کہ جوان بھی اس سے بچ نہین سکتے؟

٣٦ ائے (لیلیوس) اور ائے (اسکیپیون) بڑھاپے کا مقابلہ کرنا چاہیے اور اُسکی
کمی کو محنت سے پورا کرنا جسطرح بیماری سے اُسی طرح بڑھاپے سے لڑنا
چاہیے۔ تندرستی کا لحاظ رکھنا ضرور ہے اور تھوڑی تھوڑی ورزش سے
کام لینا چاہیے۔ کھانے پینے کا بھی اسقدر خیال رکھنا چاہیے کہ طبیعت کو قوت
دین نہ کہ بار ہون۔ تقویت نہ صرف بدن کی کرنا چاہیے بلکہ زیادہ تر ذہن کی اور
روح کی۔ اسواسطے کہ یہ بھی اگر نہ تو اسمین چراغ کی طرح تیل ڈالے جائے تو

بڑھاپے مین بجھ جاتی ہے۔ مگر بدن کام مین لانے سے سُست اور بھاری اور
روح کام مین آنیسے چست اور ہلکی ہوجاتی ہے۔ پس (کیکیلیوس) جن کو کہتا ہے
کہ احمق کھلنڈرے بُڈھے۔ مراد اسکی اُن سے وہ ہین جو موم کی ناک بُھلکّڑ واہی
ہوتے ہین) اور یہ عیوب ہر بُڈھے کے نہین ہین بلکہ کاہل جاہل غافل بُڈھے
ہین اور جیساکہ اصرار اور فجور زیادہ تر عیب جوانون کا ہوتا ہے مگر نہ ہر ایک
جوان کا بلکہ بد جوانون کا اسی طرح وہ عیوب بُڈھون کے جنکو خرافت
کہاکرتے ہین عیب خفیف العقل بُڈھون کے ہوتے ہین نہ سب کے۔

۳۷ چار قوی ہیکل بیٹون اور پانچ بیٹیون کا اور اتنے بڑے خاندان کا اور
اتنے متوسلین کا اکیلا (اپیس) انتظام کرتا تھا اور اندھا بھی تھا اور
بڈھا بھی تھا۔ اپنے لوگون پر اُسکو نہ صرف حکومت حاصل تھی بلکہ اُن پر وہ
کل اقتدار رکھتا تھا۔ غلام ڈرتے تھے بیٹے توقیر کرتے اور سب اُس سے
محبت کرتے تھے۔ اس گھر مین اگلے وقت کے ادب قاعدے جاری تھے

۳۸ پس بڈھاپا بھی اُس بڈھے کا معزز ہوتا ہے جو اپنے تئین بچاوے اور
اپنے قاعدہ کو برقرار رکھے اور کسی شخص کا بندہ نہ ہوجاوے اور برابر
آخر دم تک اپنون پر حکومت رکھے۔ اور جسطرح اُس نوجوان کو جس مین
کچھ بڈھاپے کی بات ہو اُسی طرح اُس بڈھے کو جسمین کچھ جوانی کی بات
ہو مین پسند کرتا ہون۔ اور جو شخص اس قاعدہ کی پیروی کرتا ہے وہ

بدن سے بڈھا ہو سکتا ہے مگر دل سے بڈھا کبھی نہ ہوگا۔ کتاب (ادوکین) کا
ساتوان دفتر میرے ہاتھ مین ہے جسکی تحریر مین مین مشغول ہون۔ متقدمین کے
کل اذکار مین جمع کرتا ہون اور جن امور کی مین نے تائید کی اُنکے بارہ مین
جو تقریرین مین نے کین اُنکو اب مین نہایت تفصیل سے تا آخر تحریر کرتا ہون
قوانین شگون۔ قوانین موبدان۔ قوانین تمدن سے بحث کرتا ہون اور
علوم یونانی سے بھی بہت کام لیتا ہون اور حکماء فیثاغورثیین کی طرح حافظہ کی
مشق کے لیئے ہر روز جو کچھ مین نے کہا ہے یا سنا ہے یا کیا ہے شام کو
یاد کرتا ہون۔ یہ ذہن کی ورزشین ہین یہ دل کی مشقین ہین۔ ان مین مصروف
و مشغول ہو کے مجھکو چندان بہت خواہش قوتِ جسمانی کی نہین ہوتی۔ دوستون کے
پاس حاضر ہوتا ہون۔ مجلس شیوخ مین اکثر آتا ہون اور یہان اپنی خوشی سے
اُن امور پر بحث کرتا ہون جنمین بہت اور دیر تک غور ہو چکی ہے اور
اس بحث مین دل کے زور سے نہ کہ بدن کی قوت سے کام لیتا ہون۔
اور اگر اسکا بھی سرانجام مجھ سے نہ ہو سکتا تو میرا بستر مجھکو بہت خوش آتا
کہ اُس پر لیٹ کے جو باتین مین نہ کر سکتا اُن ہی کو سوچتا۔ مگر مجھ سے ہو سکتا ہے
اور یہ نتیجہ ایامِ گذشتہ کی محنت کا ہے اس واسطے کہ جو شخص ایسی محنتون
اور کوششون مین ہمیشہ عمر بسر کرتا ہے اُسکو یہ نہین معلوم ہوتا کہ بڑھاپا
کب آگیا۔ اور سن اُسکا آہستہ آہستہ نامعلوم طور پر بڑھا چلا جاتا ہے

زندگی اسکی بڑھاپے مین دفعۃً نہین ٹوٹتی ہے بلکہ طول مدت سے بجھ جاتی ہے۔

۳۹ یہان سے بیان بڑھاپے کے تیسرے الزام کا ہے کہ کہتے ہین یہ خوشی سے خالی ہوتا ہے۔ واہ ری عنایت پیری کی کہ ہمسے اُس چیز کو دفع کرے جو جوانی کا بڑا عیب ہے۔ ای اچھے جوانو! سنو یہ انی تقریر (ارخیطا طارنطینی) کی اُس بڈھے شخص کی جو اگلے لوگون مین بہت مشہور تھا اور یہ تقریر مجھ سے نقل کی گئی ہے جب مین نوجوان (طارنطوم) مین (ماکسیموس) کے ساتھ تھا۔ وہ کہتا تھا کہ لذتِ جسمانی سے بڑی کوئی مصیبت انسان کو فطرت سے نہین ملی ہے جسکی تحصیل پہ حرص وہوا جوش وخروش سے برافروختہ ہوتی ہے۔

۴۰ اسی سے وطن مین بغاوت دولت جمہوریہ مین انقلاب دشمنون سے خفیہ نامہ وپیام ہوتا ہے۔ بالجملہ کوئی گناہ کوئی فعل قبیح ایسا نہین ہے جسکے ارتکاب کی طرف ہواے نفسانی آدمی کو نہ لیجاوے۔ بہو بیٹیون کا بھگا لیجانا اور زناکاری اور سب اس قسم کے فسق وفجور کا باعث کچھ اور نہین ہوتا سواے ہواے نفسانی کے۔ جب حرص غالب آتی ہے تو اعتدال کا کہین نشان باقی نہین رہتا اور ہواے نفسانی کی سلطنت مین کہین نیکی قائم نہین رہ سکتی۔

٤١ اور تاکہ یہ بات اچھی طرح تیری سمجھ مین آوے تو دل مین تصور کر
کہ ایک آدمی لذات جسمانی سے جسقدر زیادہ ممکن ہے محظوظ ہوا تو کوئی شخص
اسمین شک نہ کریگا کہ جبتک وہ متلذذ رہا بیشک ذہن اور عقل سے کوئی کام
نہ لے سکا ہوگا اور نہ کوئی فکر دلمین کرسکا ہوگا بس ایسی کوئی چیز نفرت انگیز بنائے
فساد نہین ہے جیسے کہ لذت جسمانی۔ اس واسطے کہ جب یہ بہت اور دیر تک
ہوتی ہے تو روح کے نور کو بالکل بجھا دیتی ہے۔ (نیارخوس طارنطونی)
ہمارا مہمان جو رومی لوگون کا برابر دوست رہا کہا کرتا تھا کہ اُسنے اپنے
بزرگون سے سُنا ہے کہ یہ تقریر (ارخیطا) نے (پونطیوس سامنیطی) سے
بیان کی جسکے باپ سے جنگ (کاودی) مین سالاران (پوسطومیوس)
و(وطوریوس) نے شکست کھائی تھی جبکہ اس صحبت مین (پلاطون اثینائی)
بھی موجود تھا اور مجکو معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ مین یہ (طارنطوم) مین گیا
تھا (کاملوس) و (کلاودیوس) سالار تھے۔

٤٢ یہ سب کس لیے؟ تاکہ جانو تم کہ اگر ہم اپنی عقل و دانش کی سبب
خواہش نفسانی کو حقیر نہ سمجھ سکے تو بڑھاپے کا بڑا شکریہ ہمکو کرنا چاہیے کہ
اسنے ایسا کیا کہ جو کرنا نہ چاہیئے تھا اُسکی طاقت سلب کر لی۔ اس واسطے
کہ خواہش نفسانی عقل کی دشمن راے سلیم کو روکتی ہے اور ذہن کی آنکھون کو
جو یون کہون پھوڑتی ہے اور کوئی معاملہ نیکی سے نہین رکھتی ہے۔

خوشی سے نہین کیا کہ نہایت بہادر آدمی (طیطوس) کے بھائی (لوکیوس) کو بعد سات برس سالار رہنے کے انجمنِ شیوخ سے نکالا مگر تا کہ معلوم ہو کہ عیاشی بری ہے ۔ اس واسطے کہ جب وہ سالار تھا تو اپنی رنڈی کے دعوت مین کہنے سے (گالیا) مین ایسا کیا کہ کسی شخص کو واجب القتل قیدیون مین سے تبر سے چروایا ۔ اپنے بھائی (طیطوس) کے زمانِ قضاءت مین جو میرے قبل قاضی ہوا تھا تو وہ بچ گیا مگر مجھ کو اور (فلاکوس) کو یہ علانیہ فسق وفجور ہرگز پسند نہ آسکا کہ ایسے شخصی الزام کے ساتھ حکومت کی برائی بھی متضمن تھی ۔

۴۳ فصل چہل و سوم

مین نے اکثر بزرگون سے سُنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اُنھون نے کمسنی مین اپنے بزرگون سے سُنا تھا کہ (فبریکیوس) بسا اوقات بہ تعجب بیان کرتا تھا کہ جب وہ شاہ (پرہوس) کے پاس سفارت مین تھا تو (دیسالوس کنیا) سے سُنا کہ (اثینا) مین کوئی شخص تھا جو اپنے تئین حکیم بتاتا تھا اور کہتا تھا کہ جو چیزین ہم کرین مطلوب اُن سے حظِ نفسانی ہونا چاہیے ۔ یہ اُس سے (کوریوس) اور (کورنکانیوس) سُنکے کہتے تھے کہ بہت اچھا ہو جو (سامنیطی) لوگون کو اور خود (پرہوس) کو اسی بات کا کوئی قائل کر دے کہ وہ بسہولت مغلوب کیے جاوینگے جبکہ خواہشِ نفسانی کو اپنے تئین دیدینگے ۔ (کوریوس) (دکیوس) کے ساتھ رہا تھا جسنے پانچ برس قبل اس کے

ہلاہوںیکے اپنے تئین چوتھی دفعہ کی سالاری مین دولتِ جمہوریہ پر تصدق کیا۔

اسکو (فبریکیوس) جانتا تھا اور (کورونکانیوس) بھی جانتا تھا جنھون نے اپنے طرزِ زندگی سے اور اُس (دکیوس) نے جسکا ذکر مین کرتا ہون اپنے فعل سے ثابت کیا کہ حقیقت مین فطرۃً کوئی چیز ایسی نیک اور عمدہ ہے جو بنفسہ قابل طلب کے ہے اور جسکو خواہشِ نفسانی چھوڑکے جو ہم مین سے نہایت اچھی ہوتے ہین حاصل کرتے ہین۔

کسلیے اسقدر زیادہ دربارہ خواہش نفسانی؟ اسیلیے تاکہ نہ صرف بڑھاپے کے سبب ۴۴
الزامات دفع ہون بلکہ اُسکی بڑی تعریف ہو کہ اُسکو حظِ نفسانی کی بہت خواہش نہین ہوتی۔ مگر کیا بڑھاپا الوانِ طعام و اقسامِ شراب سے محروم ہوتا ہے؟ ہان اسی طرح بدمستی اور بدہضمی و بدخوابی سے بھی بری ہوتا ہے۔ بلکہ اگر کچھ نہ کچھ حظِ نفسانی کو بھی دینا چاہیے چونکہ اسکی خواہش کو ہم بسہولت روک نہین سکتے ہین جیسا کہ (پلاطون) نے الہامی طور سے کہا ہے کہ خواہش نفسانی بُرائی

چارہ ہے یعنی اُس سے آدمی پکڑے جاتے ہین جیسے مچھلیان کانٹے سے۔ تو بڑھاپا اگرچہ غیر معتدل کھانون سے محفوظ نہین ہو سکتا مگر معتدل ضیافتون سے خوش ہو سکتا ہے۔ (دوئیلیوس) بن (ماسوس) جس نے (پونی) لوگون کو اولاً جہازون سے شکست دی۔ اُسکو بڑھاپے مین ضیافت سے پھر آتے ہوے مین نے طفولیت مین دیکھا کرتا تھا کہ وہ پنجشا خون اور نے نوازون سے بہت

خوش ہوتا تھا اور یہ حق اپنا اُس لئے قرار دیا تھا حالانکہ نظیر اُسکی موجود نہ تھی کہ قبل اسکے کوئی شخص غیر عہدہ دار اپنی سواری مین ہنچشانے یا نے نواز رکھے مگر وہ بہ سبب اپنی عظمت وجلال کے مجاز تھا۔

٤٥ پس اب اَورون کا کیا حال بیان کرون۔ مین خود اپنا حال بیان کرتا ہون۔ اولاً تو مین نے ہمیشہ رفقا رکھے۔ اور رفقا کے ساتھ رہنے کی رسم کی بنا اُس زمانہ مین ہوئی جبکہ مین بعہدہ سواران تھا بعد بڑی ماتا کے پوجے کے۔ پس مین اپنے رفقا کے ساتھ بہ اعتدال کھانا کھایا کرتا تھا مگر اُس زمانہ مین جوشِ جوانی تھا اور جب وہ گزر گیا تو اپنے موقع پر سب چیزین نرم ہوگیئن اسواسطے کہ خود ضیافتو لطف کو مین دوستون کی صحبت اور ہم کلامی کے لحاظ سے زیادہ نہ کہ لذتِ جسمانی کی جہت سے قدر کرتا تھا۔ اور خوب ہمارے بزرگون نے ساتھ بیٹھکے دوستون کے کھانیکا نام (کونوو یوبیوم) جسکے لفظی معنی صحبت اور یا باہم زیست کے ہین رکھا اور یہ اُس سے بہتر ہے جو یونانی اسکو کبھی (سیپنوسیون) اور کبھی (سیسیطیا) کہتے ہین جنکے لفظی معنی باہم نوش وخور کے ہین کہ جو اِس امر مین نہایت کم قدر اور فرع ہے اسکو وہ نہایت عمدہ اور اصل سمجھتے تھے۔

٤٦ پس مین ہم کلامی کے لُطف کے سبب سے اپنے وقت کے مناسب کھانون سے خوش ہوتا ہون نہ صرف اپنے ہمسنون کے ساتھ جو اب کم باقی رہ گئے ہین بلکہ تمھارے سن والے لوگون کے ساتھ اور تمھارے ساتھ بھی۔

اور مین بڑھاپے کا بڑا شکر گزار ہون کہ اُسنے ہم کلامی کی غرض میری بڑھا دی اور پینے اور کھانیکی گھٹا دی بلکہ اگر کسی کو یہ لذات جسمانی ہی خوش کرتی ہون [اور ایسا نہ معلوم ہو کہ لذت جسمانی سے مجھکو بالکل جنگ ہے کہ اسکا بھی غالباً فطری کوئی حصہ ہوتا ہے] تو مجھکو نہین دریافت ہوا ہے کہ ان لذات کی حس کو بھی بڑھاپا کھو دیتا ہو۔ مجھکو تو ہمارے بزرگون کی مقرر کی ہوئی شاہیان بہت مسرور کرتی ہین اور جام۔ جیساکہ (ذینوپھون) کی مثنوی نوش مین ہے چھوٹے چھوٹے چھلکتے ہوے۔ اور گرمیون مین ٹھنڈہ اور پھر جاڑ دن مین دھوپ اور یا آگ اسنکے برتاؤ کی عادت مجھکو درمیان (سابینیون) کے بھی ہے اور ہر روز ضیافت مین ہمسایون کو جمع کرتا ہون اور بڑی رات تک جہان تک ہوسکتا ہے انواع و اقسام کے کلام سے صحبت کو طول دیتا ہون۔

۴۷ مگر لذات جسمانی کا جوش سا بڑھاپے مین نہین ہوتا۔ اسکو مین مانتا ہون مگر خواہش بھی نہین ہوتی اور جسکی تجھکو خواہش نہ ہو اُسکے نہ ہونے کا تجھکو رنج بھی نہ ہوئگا۔ چنانچہ (سوپھوکلیس) نے جب اس سے ایامِ پیری مین کہ فرتوت ہوگیا تھا پوچھا کہ آیا اب بھی لذاتِ عیاشی سے محظوظ ہوتا ہے؟ تو خوب جواب دیا کہ دیوتا بھلا کرین اس سے مین نے ایسی گریز کی ہے جیسے کسی بادشاہِ ظالم بہ آشفتہ مزاج سے۔ اس واسطے کہ ایسی باتون کے جو حریص ہین اُنکو تو نہ ہونا انکا شائد مکروہ و ناگوار ہوتا ہے مگر جنکا جی بھر گیا ہے

اور جو سیر ہین اُنکو تو ہونے سے زیادہ نہونا اُنکا خوش آتا ہے۔ اس واسطے
کہ جسکو خواہش نہین ہوتی ہے اُسکو نہ ہونے کا ہرگز غم نہین ہوتا ہے۔ اور
مین تو کہتا ہون کہ خواہش کا نہ ہونا ہی بہتر ہے۔

۴۸ اگر یہ تمہارا اچھا زمانہ جوانی کا لذاتِ جسمانی سے زیادہ تر کامیاب
ہوتا ہو پس اولاً تو یہ خود رکیک چیزین ہین جیسا کہ مین کہہ چکا ہون ثانیاً بڑھاپا اُن
لذات سے جو زمانِ پیری مین ہو سکتی ہین اگرچہ بہت نہون تو بالکل خالی
نہین ہے جسطرح کہ (طورپیون) کے سوانگ سے وہ خوش ہوتے ہین
جو نیچے قریب بیٹھکر دیکھتے ہین تاہم وہ بھی مسرور ہوتے ہین جو اخیر صف مین
ہون۔ اسی طرح نوجوان لذاتِ جسمانی سے بہ قربت شاید زیادہ مزہ اُٹھاتے
ہون مگر بڈھے بھی دور سے دیکھکر اتنے مسرور ہوتے ہین جتنا کہ کافی ہے

۴۹ مگر اسکی کتنی قدر ہوگی کہ دل جیسے فسق و فجور اور ہوا و ہوس اور منازعت
و عداوت اور طمع و حرص کی خدمت سے وظیفہ لیکر خود بذاتہٖ ہوا ور خود بنفسہٖ
جیسا کہ حکما کہتے ہین رہے۔ اگر حقیقتہً کوئی چراگاہِ علم و فکر ہے تو البتہ پیری کے
فراغت کے عرصہ سے زیادہ کوئی خوشایند نہین ہے۔ ہم دیکھتے تھے
کہ (کیوس گلوس) تیرے (اسکیپیون) باپ کا یار گویا آسمان اور زمین کے
ناپنے کی فکر مین مرا تھا۔ کتنی دفعہ اُسکو صبح ہوئی جبکہ اُسنے رات کو تحریر کرنا
شروع کیا تھا اور کتنی دفعہ شام ہوتی جبکہ صبح سے لکھنے بیٹھتا تھا۔ کیسی

مسرت اُسکو ہوتی تھی جبکہ بہت قبل سے ہمکو کسوف و خسوف کی وہ خبر دیتا تھا۔
حال خفیف افکار کا مگر بشرطیکہ تیز ہون کیا ہے؟ کیا (نیویوس) اپنی (پونیکوم) ۵۰
کی جنگ سے خوش ہوتا تھا! کیا (پلوطوس) اپنی مثنویون (طروکولنطوس)
اور (لپیودولوس) سے! (لیویوس) بڈھے کو تو مین نے دیکھا ہے۔ جس نے
میرے پیدا ہونیسے چھ برس پیشتر ایک قصہ لکھکر پیش کیا تھا در زمان سالاری
(کنطون) و (طودیطانوس) اور میری جوانی تک اُسنے عمر کی۔ مین کیا بیان
کرون حال ان فکرون کا جو (لیکینیوس) علم موبدی مین و نیز علم فقہ مین کرتا تھا یا
(پ بلیوس اسکپیون) کا جواب موبد موبدان مقرر ہوا تھا۔ مگر ہم نے ان سب لوگون کو
جنکا ذکر مینے کیا ان افکار سے حالت پیری مین سرگرم دیکھا ہے بلکہ ہم دیکھتے تھے
کہ (مارکوس کثیگوس) جسکو (اینوس) نے صحیح مغز نصیحت کہا ہے مشق تقریر
کرنیکی کرتا تھا حالانکہ بڈھا تھا۔ پس ان خوشیون کو اُس کھانے اور کھیل اور رنڈی بازی کی
خوشی سے کیا نسبت ہے۔ مگر یہ علمی فکرین ہین جو البتہ محتاط و خوش عادت لوگونکے
سن کے ساتھ بڑھتی جاتی ہین۔ چنانچہ عمدہ قول (سولون) کا ہے جو اُس نے ایک
مصرع مین بیان کیا جیسا کہ مین سابقاً کہہ چکا ہون کہ ہر روز اپنے علم کو بڑھاتے
بڑھاتے وہ بڈھا ہوا اور اس سرور روحانی سے کوئی سرور بڑا نہین
ہو سکتا۔
اب مین کاشتکارونکی تفریحون کی طرف آتا ہون جنسے مین بے انتہا

مسرور رہتا ہون کہ وہ نہ کسی بڑھاپے سے رُکتی ہین اور مجھکو معلوم ہوتی ہین کہ حکیمانہ زندگی سے نہایت قریب ہین۔ اسواسطے کہ وہ معاملہ زمین سے رکھتی ہین جو اطاعت سے کبھی انکار نہین کرتی اور نہ کبھی بلا سود جو لیتی ہے واپس کرتی ہے البتہ بعض اوقات تھوڑے سود کے ساتھ اور اکثر اوقات بہت۔ مجھکو تو نہ صرف پھل بلکہ خود زمین کی قوت یا فطرت بھی خوش کرتی ہے کہ جب اُسنے چھٹکے ہوے بیج کو نرم کی ہوئی یا کمائی ہوئی گود مین لے لیا تو پہلے اُسکو جبکہ سراون کیے سے ڈھاکا گیا چھپائی ہی اور پھر بھاپ سے گرم کرکے اپنے دباؤ سے اُسکو شگافتہ کرتی ہے اور اُسمین سے ہرے انکھوے کو نکالتی ہے جو جڑ کے ریشون پر ٹِک کے آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور گرہدار پیڑی پہ کھڑا ہو کر نوجوان کی طرح غلاف پہنتا ہے جس سے جب وہ برآمد ہوتا ہے تو پھل کے بالی ہو جاتا ہے جسمین قطار سے دانے لگے ہوتے ہین اور چھوٹی چڑیون کی چونچون سی بچاؤ کیلیے ریشونکا کٹہرا بنا ہوتا ہی۔

۵۲ کیون مین انگور کا بونا نکلنا بڑھنا ذکر کرون؟ اس خوشی سے سیر نہین ہو سکتا ہون کہ تم میرے بڑھاپے کے آرام و خورسندی کو جانو۔ پس سب چیزین جو زمین سے پیدا ہوتی ہین خود انکی قوت کا ذکر تو مین چھوڑے دیتا ہون جو انجیر کے اتنے سے دانے سے یا انگور کے بیج سے یا اور پھلون یا جڑیون کی نہایت چھوٹے تخم سے اتنے اتنے بڑے تنے اور شاخین نکالتی ہے۔ مگر

قلم بونا۔ دبہ لگانا۔ پیوند کرنا۔ جھاڑی روپنا کیا ایسی اشغال نہیں ہین کہ کوئی شخص
اُن سے تعجب کے ساتھ مسرور ہو؟ انگور کی بیل جو فطرۃً افتادہ ہے اور بے اسکی
کہ ٹیکین لگائی جاوے زمین پر پھیلتی ہے تاہم استادہ ہونے کے لیے اپنے شوتو ںسے
پنجہ کی طرح جو چیز پالیتی ہی پکڑ لیتی ہے۔ اور یہ جو پیچیدہ اور بیجا ہوجاتی ہے تو اُسکو
چھری سے کاٹنا ہنر فلاحین ہے کہ بہت شاخون سے گنجان نہو جاوے یا
سب طرف بہت پھیل نہ جاوے

پس جب بہار آتی ہے تو اُنہین سے جو باقی رہ گئی ہین شاخون کی گرہون سے ۵۳
وہ نکلتا ہے جسکو شگوفہ کہتے ہین اور جسمین سے پھل کے خوشہ نمایان ہوتا ہی
جو زمین کی رطوبت اور آفتاب کی حرارت سے بڑھتا جاتا ہے اور پہلے تو
مزہ مین بہت کھٹا ہوتا ہے اور پھر پک کے میٹھا ہوجاتا ہے اور پتون کی
آڑ مین نہ معتدل حرارت کی کمی ہوتی ہے اور نہ دھوپ کی شدت ہوتی ہے
اب اس سے زیادہ کون چیز مزہ مین خوشاینده تر اور صورت مین خوشنما تر
ہوسکتی ہے! جسکی نہ صرف منفعت جیسا کہ مین نے سابقًا کہا بلکہ اُسکی پرداخت
اور فطرت بھی مجھکو خوش کرتی ہے۔ ٹیکین قطار در قطار لگانا سرے ملانا یا ہٹانا
اور شاخون اور بیلون مین وہ کرنا جو مین کہہ چکا ہون کہ بعض کو قطع کرنا اور
بعض کو داخل کرنا۔ کاہیکو مین تذکرہ سینچنے کا لاؤن اور کھیت کے کھودنے
اور گوڑنیکا جنکے سبب سے زمین بہت مثمر ہوجاتی ہی۔؟

۵۴ کیا ذکر مین پانس کا کرون؟ اسکا بیان مین نے اس کتاب مین کیا ہے جو
مین نے دربارہ فلاحت لکھی ہے حالانکہ اس بارہ مین (ہسیودوس) عالم نے
ایک لفظ بھی نہین لکھی جبکہ وہ دربارہ فلاحت تحریر کرتا تھا - البتہ (ہومیروس)
جو مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ بہت قرن پیشتر تھا بیان کرتا ہی کہ (لایرطیس) غم غلط
کرنیکے لیے جو اسکو بیٹے کی وجہ سے طاری ہوا تھا کھیت بناتا تھا اور اُسمین
پانس ڈالتا تھا - اور دہقانی اشغال نہ صرف کشت زار و مرغزار و باغ انگور
و جنگل کے سبب سے طرب انگیز ہوتے ہین بلکہ میوون کے باغ اور انار کے
باغ اور چراگاہ اور شہد کی مکھیون کے چھتے اور رگونا گون پھول کے سبب بھی
نہ صرف قلم باندھنا فرحت افزا ہوتا ہے بلکہ چشمہ لگانا بھی جنسے زیادہ ہنرمندی
کی ترکیب علم فلاحت مین نہین ہی -

دہقانی کاروبار کی فرحتون کا ذکر سراسر مین کرسکتا ہون بلکہ یہ بیان جو
مین کرچکا مین سمجھتا ہون کہ زیادہ طویل تھا مگر معاف کرو کہ دہقانی کاروبار کا
شوق مجھکو لے گیا اور بڑھاپا فطرۃً بکواسی ہوتا ہے کہ یہ نہ سمجھا جاوے کہ اسکو
مین سب الزامون سے بری کرتا ہون - پس اس کاروبار مین (مانیوس
کوریوس) نے فتح (سانیط) و فتح (سابین) پر جشن کرکے آخر زمانہ اپنی عمر کا
بسر کیا - اسکا باغ جو مجھسے دور نہین ہے جب مین دیکھتا ہون تو میرے
تعجب کی اس شخص کی قناعت پر یا اُس زمانہ کی شایستگی پر کچھ انتہا نہین ہوتی

(کوریوس) اپنے گھر مین آتشخانہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ اُسکے پاس ۵۶
بہت سونا (سامنیطی) لوگ لائے جسکو اسنے مسترد کر کے کہا کہ مجھکو سونا رکھنا
اچھا نہین معلوم ہوتا بلکہ اُن پر حکومت کرنا جو سونا رکھتے ہین - کیا ایسی
علوِ ہمت بڑھاپے کو شادمان نہ کرسکی ہوگی ؟ اب مین کشت کارون کی طرف
جاتا ہون - مبادا اپنے سوانحیرون کا ذکر کردون - اُس زمانہ مین اراکینِ
انجمن شیوخ یعنی بڈھے کھیتون مین رہتے تھے چنانچہ (قنطیوس) کو
کھیت جوتنے مین پیام آیا کہ وہ حاکم اعلیٰ مقرر ہوا اور اُسکے حکم سے رسالدار
(سرویلیوس اہالا) نے (میلیوس) کو جو مدعیِ سلطنت تھا ناگہان حملہ
کر کے مار ڈالا - باعث سے انجمن مین (کوریوس) اور دوسرے بڈھے بلا بھیجے
جاتے تھے اور اسی سبب سے وہ آدمی جو انجمن مین بلانے کو جاتے ہین
(ویاطور) یعنی مسافر کہلاتے ہین [جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اراکین
شہر سے دور رہتے تھے] - پس آیا اُن لوگونکا بڑھاپا جو اپنے تئین ہر دم
کشت سے مسرور رکھتے تھے خوار تھا ؟ میری راے مین تو کشت کاری سے
بہتر اور کوئی شغل ہو ہی نہین سکتا نہ صرف بسبب اسکے کام کے کہ کھیت
بنانا تمام نوع انسانی کے لیے صحت بخش کام ہے بلکہ بسبب تفریح کے بھی
جیسا کہ مین کہہ چکا ہون اور نیز بہ سبب سیری اور افراط ہر چیز کے خواہ وہ
انسان کے کھانے کی ہو خواہ دیوتاؤن کے پوجا کی اور جسکی ضرورت

کسی نہ کسی کو ہوتی ہی ہے جو ہم خواہشِ نفسانی کے ساتھ صلح کریں۔ اسواسطے کہ اچھے محنتی زمیندار کا شراب کا گھڑا اور تیل کی کپی اور روٹیوں کی ٹوکری سدا بھری رہتی ہے اور سارا باغ بھی مالامال ہوتا ہے جسمین سور۔ بکری۔ مرغی دودھ پنیر شہد رہتا ہے۔

۵۷ بے شغلی کے شغل قفس و صید کشت کاری کے کام کو اور بھی مزہ کا کر دیتے ہیں۔ کیا حال بیان کرون مرغزار کے سبزہ کا یا درختون کی قطار بندی کا تاکِ انگور اور درختانِ زیتون کی نمود کا! خلاصہ مین کہونگا کہ اچھی طرح آراستہ کیے ہوے کھیتوں سے کوئی چیز نہ منفعت مین کثیر تر اور نہ نظر مین مزین تر ہو سکتی ہے اور اس سے حظ حاصل کرنیکے لیے بڑھاپا نہ صرف روکتا ہے بلکہ بُلاتا اور ترغیب بھی دیتا ہے۔ اس واسطے کہ اور کہان اس بڑھاپے مین آدمی کُھلی دھوپ بہتر طور پر کھا یا آگ تاپ سکتا ہے اور موسم کے بدلنے پر سایہ مین اور پانی مین زیادہ صحت آوری کے ساتھ ٹھنڈا ہو سکتا ہے۔

۵۸ پس ہتیار۔ گھوڑے۔ نیزے۔ چوگان۔ گوی۔ پیرنا دوڑنا سب اپنے پاس جوان اٹھا رکھین ہم بڈھون کیلیے سب کھیلون مین سے صرف چپیسی اور چوسر چھوڑ دین اور ان دونون مین سے بھی جو انکا جی چاہے۔ اسواسطے کہ بڑھاپا بے انکے بھی سعید ہو سکتا ہے۔

۵۹ فصل [illegible] (زنوبھون) کی کتابون مین بہت بڑے کام کی باتین ہین جنکو تم پڑھو

اور میرا التماس ہے کہ جسطرح غور سے پڑھا کرتے ہو انکو بھی غور سے پڑھو۔ کیا عجیب
یہ کشت کاری کی تعریف اُس کتاب مین کرتا ہے جو دربارۂ حفاظت جائداد خانداری
اور جسپر (اوئکونومیکوس) نام لکھا ہے۔ اور تاکہ تمھکو کہ اُسکے نزدیک کوئی چیز ایسی
شاہانہ نہین معلوم ہوتی تھی جیسے کہ کھیت بنانیکا کام (سوکراطیس) اس کتاب مین
(کریطوبولوس) سے کہتا ہے کہ خسرو ثانی شاہ فارس جو زیرکی و شوکت سلطنت
مین سرآمد اقران تھا جب اُسکے پاس (ساردون) مین (لیساندر لاکیدمونی)
آیا اور نذرین باج گزارونکی اُسکے سامنے پیش کرچکا تو جہان اُسنے اور
باتین الطاف کی کین وہان (لیساندر) کو بہ فرط کرم ساتھ لیا اور ایک باغ
دکھایا جو خوب آراستہ و پیراستہ تھا۔ جبتک دیکھ سکے (لیساندر) نے درختونکی
درازی اور مخمس قطار سے لگے ہوے کی اور زمین خوب کمائی ہوئی ہونے کی
اور صاف و خوشبو کی جو پھولون سے آتی تھی تعریف کی اور کہا کہ وہ نہ صرف
محنت پر تعجب کرتا ہے بلکہ اُسکی زیرکی پر بھی جسنے اسکو ناپا اور نقشہ بنایا تو
خسرو نے جواب دیا کہ یہ سب مین نے باغ بنایا ہے میری قطارین بنائی ہوئی
ہین اور نقشہ بھی میرا ہے۔ اکثر ان درختون مین سے مین نے اپنے ہاتھ سے
روپے ہین۔ تب (لیساندر) نے اُسکی ارغوانی پوشاک بدن کی کہ جو فارس کی
بہت سونے اور بہت جواہرات سے آراستہ ہے نظر کرکے کہا کہ ٹھیک لوگ سچ
تجھکو ای خسرو لوگ سعید کہتے ہین کہ تیری دولت نیکی کے ساتھ منضم ہے

۶۰ اس دولت سے بڈھے بھی کامیاب ہوسکتے ہین سن درازی منع نہین کرتی بلکہ جہان اور چیزین وہان درختون کی پرداخت کا شوق بڑھاپے کے آخر زمانہ تک ہمکو رہتا ہے چنانچہ (کورووس) کو ہمنے سنا ہے کہ سو برس تک جیا اور یہ سن اُسنے کھیتو نمین کاٹا اور انھیین کو وہ بناتا رہا۔ اسکے پہلے اور چھٹی دفعہ حاکم مقرر ہونے مین پانچ اوپر چالیس برس کا فاصلہ ہوا۔ پس جسقدر سن کو ہمارے بزرگون نے ابتداے پیری قرار دیا آتنا سب اس شخص کا معزز امور کی تحصیل مین بسر ہوا بلکہ اسکا آخر زمانہ اوسط زمانہ سے باین سبب زیادہ سعید تھا کہ اقتدار تو زائد تھا اور محنت کم تھی۔

۶۱ تاج بڑھاپے کا اقتدار ہے۔ کتنا (میٹلوس) کا تھا اور کتنا (کالاطینوس) کا تھا۔ جسکے بارہ مین یہ مدح ہے بہت سی قومون نے اتفاق کیا کہ یہ شخص لوگونکا سردار تھا۔ یہ قصیدہ اُسکی قبر پر کندہ ہے پس حقیقت مین وہ گران قدر ہوگا جسکی مدح کے آوازہ مین سبکا اتفاق ہوا۔ کیا شخص ہمنے (کراسوس) کو جو عنقریب موبد موبدان مقرر ہوا اور کیا شخص (لیپیدوس) کو دیکھا ہے؟ کیا مین حال (پاولوس) کا یا (افریکانوس) کا بیان کرون یا کیا جیسا کہ سابقاً کہا حال (ماکسیموس) کا جسکے کہ نہ صرف زبان مین بلکہ اشارہ مین اقتدار تھا۔ پیری علی الخصوص جبکہ معزز ہو اتنا اقتدار رکھتی ہے کہ اُسکی قدر جوانی کے تمام لذات جسمانی سے زیادہ ہوتی ہے۔

گر تمام اس کلام میں یاد رکھو کہ میں نے اُسی بڑھاپے کی تعریف کی ہے جو ابتداءِ ۶۳
جوانی سے اچھی بنا پر قائم ہوا ہو لہذا وہ ثابت ہوا جو میں نے کسی زمانہ میں سب کے
اتفاق سے کہا تھا کہ ذلیل ہے وہ بڑھاپا جو اپنی عزت کا حسن تقریر سے مدعی ہو۔ نہ
سفید بال اور نہ جھرّیاں اقتدار کو دفعۃً حاصل کر سکتی ہیں۔ بلکہ اگلی عمر کے با عزاز
گزارنیکا نتیجہ آخر زمانہ میں اقتدار ہوتا ہے۔

یہ چیزیں بھی عزت کی ہوتی ہیں۔ جو سبک اور عام سمجھی جاتی ہیں۔ سب کا سلام ۶۴
کرنا۔ مزاج پوچھنا۔ راہ دینا۔ تعظیم کیلیے اُٹھنا۔ ساتھ جانا۔ ساتھ آنا۔ مشورہ لینا۔
جن مراتب کا لحاظ ہمارے پاس اور دوسری قوموں پاس جسقدر جو زیادہ مہذب
ہیں زیادہ اُسکے پاس رکھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ (لیسانڈر) لاکیڈیمونی جسکا
ذکر میں ابھی کر چکا ہوں کہا کرتا تھا کہ (لاکیڈیمون) میں بڑھاپے کا نہایت پُر عزت
گھر ہے۔ اسواسطے کہ کہیں اور اتنا خیال سن کا نہیں کیا جاتا ہے اور نہ اور کہیں
بڈھوں کا اعزاز یہاں سے زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک نقل چلی آتی ہے کہ جب
(اثینا) میں میلے کے زمانہ میں ایک سن رسیدہ شخص سبھا میں آیا تو مجمع میں
اسکو اسکے کسی ہموطن نے جگہ نہ دی مگر جب یہ (لاکیڈیمونیوں) کی طرف بڑھا
جو چونکہ سفیر تھے ایک خاص مقام پر بیٹھے ہوئے تھے تو وہ سب اُٹھ کھڑے
ہوئے اور اس بڈھے کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ جب اُنکی تعریف کا غلغلہ سارے
مجمع سے اُٹھا تو ایک نے اُنمیں سے کہا کہ (اثینائی) جانتے ہیں کہ حق کیا

تمر کرتے نہین۔

۴۴ ہمارے مدرسہ مین بہت عمدہ باتین ہین اور علی الخصوص جس بارہ مین ہم بیان کرتے ہین یہ ہے کہ جو کوئی سن مین زیادہ ہوتا ہے اُتنا ہی اُسکی راے کو تقدم ہوتا ہے۔ نہ صرف فاضلون پر بلکہ عالمون پر بھی جو شگگو نیے زائد سن کے ہین مقدم رکھے جاتے ہین۔ پس کون حظِ جسمانی اس اقتدار کی عنایت کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ جسکو جو اچھی طرح استعمال کرتے ہین وہ مجھکو معلوم ہوتے ہین کہ جیسے اُنھون نے اپنی عمر کا قصہ کر دکھایا اور بے ہنر نقالون کی طرح آخر مین چوکے نہین۔

۴۵ مگر بڈھے چڑچڑے بد مزاج نا اصلاح پذیر بلکہ اگر ہم دریافت کرین تو حریص بھی ہوتے ہین۔ تو یہ عیوب اخلاق کے ہین نہ کہ پیری کے علاوہ اسکے چڑچڑا ہین اور جو عیوب کہ مین نے بیان کیے اُنکے لیے یہ ایک عذر بھی ہے جو اگرچہ صحیح نہ ہو قابلِ قبول معلوم ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے ہین کہ لوگ اُنکی توہین کرتے اور نظرون سے گرا دیتے اور تمسخر کرتے ہین۔ علاوہ اسکے ضعفِ بدن مین کوئی چیز بھی بُری معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ سب عیوب حسنِ سیرت کے سبب کمالات سے مبدل بہ صفات حمیدہ ہو جاتے ہین۔ اور یہ امر بطور واقع کے اُن دو بھائیون کی نقل سے معلوم ہو جا سکتا ہے جنکا قصہ (اڈلیھی) مین ہے کہ کتنی ایک کے مزاج مین درشتی اور دوسرے مین بردباری تھی حقیقت امر

یہ ہے کہ جسطرح نہ ہر شراب اسی طرح نہ ہر مزاج امتدادِ زمانہ سے ترش ہوتا جاتا ہے۔ ہیبت بڑھاپے مین ہونا تو مین پسند کرتا ہون اور وہ بھی جبکہ مثل اور چیزونکے معتدل ہو مگر ترشروئی تو ہرگز نہین۔

۶۶ مگر حرص کرکے بڈھا کیا چاہتا ہے مین نہین سمجھتا۔ اس سے بھی کوئی بیہودگی زیادہ ہو سکتی ہے کہ جب سفر تھوڑا باقی رہ جاوے تو زادِ راہ زیادہ طلب کرے۔؟

چوتھا سبب باقی ہے جس سے ہمارا سن نہایت پُر اندوہ و اندیشہ ناک معلوم ہوتا ہے قُرب موت کا جو البتہ بُڑھاپے سے بہت دور نہین ہو سکتی ارے شقی بڈھے! جسکو اتنے سن مین بھی معلوم نہوا کہ موت کوئی خوف کی چیز نہین ہے اس واسطے کہ اگر موت روح کو بالکل فنا کردیتی ہے تو بالکل قابل اعتنا کے نہین ہے اور اگر کہین اُسکو وہان لیجاتی ہے جہان یہ ابدی ہوجاوے تو قابل خواہش کے ہے اور تیسرا احتمال نہین پایا جاسکتا۔

۶۷ پس کیون مین ڈرون کہ یا تو بعد موت کے شقی نہونگا اور یا سعید بھی ہوجاؤن گا۔ اگرچہ کون ایسا احمق ہے خواہ جوان بھی ہو کہ وہ اپنے نزدیک ثابت کرلے کہ وہ شام تک زندہ رہیگا؟ علاوہ اسکے اُس سن مین ہمارے سن سے زیادہ اسباب موت کے ہوتے ہین۔ نوجوان جلد تر امراض مین مبتلا ہوجاتے ہین زیادہ شدت سے بیمار رہتے ہین بڑی مصیبت سے پھر

چنگے ہوتے ہین اور اس سبب سے کم بڑھاپے تک پہنچتے ہین - اور ایسا
نہ ہونے کیلیے چاہیے کہ بہتر طور سے اور زیادہ ہوشیاری سے رہین - اور
ہوشیاری وعقل ورا سے بڈھون مین ہوتی ہے جو اگر نہ ہوتی تو کوئی انتظام
ملک ہرگز نہ ہوتا - مگر مین موت کی طرف جسکا ذکر کرتا تھا رجوع کرتا ہون - یہ بڑھاپے
کی کیا خطا ہے جبکہ تم دیکھتے ہو کہ جوانی بھی اسمین شریک ہے؟ مین نے اپنے
اچھے بیٹے کے حال سے اور نیز حال سے (اسکیپیون) تیرے بھائیون کے
جنکے نہایت بڑے رتبہ پر فائز ہونے کی توقع کی تھی جان لیا ہے کہ موت ہر
سن کیلیے برابر ہے -

۶۸ مگر نوجوان دیر تک جینے کی توقع کرتا ہے جو بڈھا توقع نہین کر سکتا - بیوقوفی سے
توقع کرتا ہے - اس سے بڑھ کے حماقت کیا ہوگی کہ غیر حتمی کو حتمی قرار دینا اور
غلط کو صحیح ؟ بڈھا البتہ کوئی چیز ایسی تو نہین رکھتا جسکی یہ توقع کرے مگر جوان سے
بہتر حالت مین ہے کہ جسکی وہ توقع کرتا ہے اُس پر یہ قابض ہے - وہ چاہتا ہے
کہ مدت تک جیے اور یہ مدت تک جی چکا ہے -

۶۹ اگرچہ او اچھے دیوتاؤ! انسان کی عمر مین مدت تک جینا کیا ہے؟ اسواسطے
کہ دے ہمکو پوری عمر ہم (طارطسیون) کے بادشاہ کی عمر کی توقع کرین گے -
مین لکھا دیکھتا ہون کہ کوئی شخص (آرگان ثونیوس) (گادیس) مین تھا جسنے اسّی برس
سلطنت کی اور ایک سو بیس برس زندہ رہا مگر مجھ کو تو کوئی بھی مدت طویل

نہین معلوم ہوتی جو کوئی نہ کوئی انتہا رکھتی ہو۔ اس واسطے کہ جب وہ انتہا آتے گی تو یہ مدت جو ماضی ہوئی گزر جاچکی ہوگی اور صرف وہی باقی رہیگا جو تونے نیکی سے اور راستی سے حاصل کیا ہو۔ ساعات گزرتے جاتے ہین اور روز اور ماہ اور سال۔ زمانِ ماضی کبھی واپس نہین آتا اور نہ مستقبل محسوس ہوسکتا ہے۔ پس جسکو جسقدر زمانہ حیات کا دیا جائے اُسکو اُسی پر قناعت کرنا واجب ہے۔

۷ اس واسطے کہ نقال کو { اگر یہ مثل اچھی معلوم ہو } سارا قصہ کر دکھانا نہین لازم ہوتا ہے بلکہ صرف اتنا کہ لوگون کو پسند آوے خواہ کسی حال پر تمام کرے اور نہ دانشمند کو مقطع تک جانا ضرور ہوتا ہے اسواسطے کہ زندگی کا تھوڑا سا بھی زمانہ خوبی سے اور عزت سے بسر کرنیکو بہت کافی ہے لیکن اگر طول ہو تو اسکا اُس سے زیادہ نہ کرنا چاہیے جتنا کہ کشتکار کو رونق فصلِ بہار کے جانے کا اور گرمی یا خزان کے آنیکا غم ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ بہار مثل شباب کے آیندہ پیدا ہونیوالے ثمر کو بتاتی اور دکھاتی ہے۔ باقی زمانہ واسطے اثمار کے ناپنے اور جمع کرنیکے موضوع ہے۔

۱۸ مگر ثمرہ بڑھاپے کا جیسا کہ مین مکرر کہہ چکا ہون پہلے سے حاصل کی ہوئی خوبیونکی یاد اور افراط ہے۔ مگر سب چیزین جو بہ مقتضاے فطرت واقع ہون خوبی مین شمار کرنی چاہیین اور بڈھون کے لیے کون چیز ایسی بمقتضائے فطرت ہے جیسے مرجانا۔ اور جوانون کو جو موت آتی ہے تو برخلاف فطرت ہوتا ہے۔ جوانون کا

مرنا مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے بہت سا پانی کوئی دہکتی ہوئی آگ پر ڈالدے اور بڑھے کا اس طرح پر کہ جیسے آگ تمام جل کے خود بخود خاموش ہوجائے - اور جیسا کہ انار درختون سے اگر کچے ہون تو بزور توڑے جاتے ہین اور اگر رسیدہ اور پختہ ہوتے ہین تو خود گر پڑتے ہین ویسا ہی جان نوجوانون سے بزور کھینچی جاتی ہے اور سن رسیدہ سے خود نکل آتی ہے - اس موت سے مین ایسا خوش ہوتا ہون کہ جون جون مین اُس سے زیادہ قریب ہوتا جاتا ہون وہ مجھکو ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے زمین اُسکو جو سفر دور و دراز بحری سے ساحل کیطرف آتا ہو-

۶۲ ہر سن کیلیے ایک حد مقرر ہے مگر پیری کے زمانہ کے لیے کوئی مقرر حد نہین ہے اور پیری مین آدمی درست طور پر جیتا ہے جب تک کہ تو فرائض منصبی کی تعمیل اور توجہ کر سکے اور موت سے بھی بے خوف رہ سکے - لہذا یہ واقع ہوتا ہے کہ آدمی ایام پیری مین شباب سے زیادہ ہمت ور اور دلیر ہوتا ہے - یہی وہ ہے جو (پیسیسطراطوس) حاکم جابر کو (سولون) نے جواب دیا جبکہ اُسنے پوچھا کہ کس بھروسے پر اسقدر بہ دلی سے تو مقابلہ کرتا ہے؟ تو لوگ کہتے ہین کہ اس نے جواب دیا بڑھاپے کے بھروسہ پر - مگر زندگی کی انتہا نہایت اچھی ہوتی ہے جو بہ حالت صحت عقل و حواس دیگر فطرت خود اپنے بنائے ہوئے کو جو اسنے ترکیب دی تھی حل کرے - جسطرح کشتی یا مکان کو وہی بسہولت کھولتا ہی جسنے کہ

باندھا اسی طرح آدمی کو وہی فطرت جسنے کہ جمایا تھا نہایت اچھی طرح سے حل
کریگی - اور اب پھر جوڑ جو تازہ جما ہوتا ہے بہ دقت اور پُرانا بسہولت کھلتا ہے
۴۳ پس ثابت ہوا کہ اُس تھوڑے سے اضافۂ عمر کو نہ بحرص بڑھنے کو طلب کرنا
چاہیے اور نہ بلاسبب ترک کرنا چاہیے کہ (پیثاگوراس) منع کرتا ہے کہ بلاحکم
سالار یعنی خدا کی اپنے مقام سے اور زندگی کے مورچے سے نہ ہٹنا چاہیے۔
(سولون) حکیم کا ایک قول ہے جسمین وہ انکار کرتا ہے کہ مین نہین چاہتا
کہ میری موت دوستون کے آہ و نالہ سے خالی ہو - مین یقین کرتا ہون کہ اس
مراد یہ ہے کہ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے دوستون کو پیارا ہو - مگر مین نہین
جانتا ہون شائد (اینوس) نے بہتر کہا کہ -

کوئی مجھکو اشکون سے نہ زینت دے نہ میرے جنازہ پر آہ و زاری کرے
نہین اسکی راے ہوئی کہ جو موت کہ بعد اُسکے ابدیت ہوگی قابل
گریہ وزاری کے ہے

۴۴ اب حس اگر کچھ مرتے ہوے رہتا بھی ہو تو بہت تھوڑی دیر علی الخصوص
بڈھے مین مگر بعد موت کے یا تو حس سعادت ہے یا بالکل کچھ ہی نہین - بلکہ
یہ خیال ہمکو شباب ہی سے ہونا چاہیے کہ موت کوئی ڈر کی چیز نہین ہے اور
بدون اس خیال کے کوئی آدمی بہ اطمینان نہین رہ سکتا ہے اسواسطے
کہ مرنا تو برحق ہے مگر یہ غیر متحتم ہے کہ کب کیا اسی روز؟ ہر گھڑی ڈرتے

رہنے سے کہ موت سر پر کھڑی ہے کون شخص بہ آرامِ دل جی سکتا ہے -

۷۵ اِس بارہ مین طولِ تقریر کی ضرورت نہین معلوم ہوگی جبکہ مین یاد دلاؤن گا کہ (بروطوس) نہین جو اپنے وطن کو آزاد کرنے مین مارا گیا اور نہ دو (داکیوس) جنھون نے اپنی اختیاری موت کی طرف گھوڑے اٹھائے اور نہ (اطیلیوس) جو سنرا اٹھانے کو گیا تا کہ جو عہد دشمن سے کیا تھا پورا کرے اور نہ دو (اسکیپیون) جنھون نے چاہا کہ اپنی لاشون سے بھی راہ (پنیون) کی بند کرین اور نہ تیرا دادا (پاولوس) جسنے اپنی جان سے کفارہ اپنے رفیق کی بیوقوفی کا جنگ (کنا) مین دیا اور نہ (مارکلوس) جسکی لاش کو نہایت خونخوار دشمن بھی بے قبر مین دفن کرنے کی عزت کے نہ چھوڑ سکا بلکہ پلٹن کے سپاہی ہمارے بھی جیسا کہ مین نے (اورگینس) مین لکھا ہے اکثر ایسے مقام مین دل کے شوق اور بہت سے گئے ہین جہان سے سمجھے تھے کہ کبھی زندہ واپس نہ آئینگے - پس کیا جس سے نوجوان اور وہ بھی وہ جو اَن پڑھ اور گنوار ہین خوف نہ کرین اُس سے پیران دیرینہ تربیت یافتہ ڈرین گے -؟

۷۶ بالکلیہ مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب شوقون کی سیری سے زندگی سے بھی سیری ہو جاتی ہے - لڑکپن کے چند شوق ہوتے ہین پس آیا انکو جوان چاہتے ہین ؟ کچھ شوق نوجوانی کے ہوتے ہین پس آیا اُن کو ادھیڑ چاہتے ہین ؟ ادھیڑ و کے ہوتے ہین پس انکو بڈھے بھی نہین چاہتے ہین اور آخر مین بڈھو نکے بھی

کچھ شوق ہوتے ہین - پس جسطرح اور سنون کے تمام ہوے اسی طرح بڑھاپے کے شوق
بھی تمام ہو جاتے ہین اور جب یہ واقع ہوتا ہے تو زمانہ زندگی سے سیری کا اور وقت
مرنیکا آتا ہے -

البتہ مین کوئی وجہ نہین دیکھتا کہ جو مجھکو خود دربارۂ موت معلوم ہوتا ہے تم سے
بیان نہ کرون کہ جون جون مین اُس سے قریب ہوتا جاتا ہون وہ مجھکو زیادہ صاف
دکھائی دیتی معلوم ہوتی ہے - باپ تمھارے اسے (اسکیپیون) اور اے (لیلیوس)
جو نہایت نامآور آدمی اور میرے نہایت بڑے دوست تھے مجھکو معلوم ہوتے
ہین کہ زندہ ہین اور وہی زندگی ایسی ہے جو قابل زندگی کہے جانیکے ہے - اسواسطے
کہ جب تک ہم علایقِ جسمانی سے گھرے ہوے رہتے ہین ضرورتاً کچھ ذاتی
کام اور خدمتین سرانجام دیا کرتے ہین - اور روح آسمانی ہے اپنے نہایت بلند
گھر سے نیچے ڈالی گئی ہے جیسے کہ زمین مین ڈبو دیگئی ہو جو مقام اسکی ملکوتی طبیعت
اور ابدی ہونیکے مخالف ہے - مگر مین یقین کرتا ہون کہ اَمَر دیوتاؤن نے ارواح
ابدانِ انسانی مین اسواسطے القا کیا تاکہ ایسے مخلوق ہون جو زمین پر قبضہ کرین
اور آسمانی چیزون کے انتظام پر غور کرکے متابعت اُسکی اپنے اخلاق و افعال کی
استقلال مین کرین - اور اس طرح اعتقاد کرنے پر نہ مجھکو صرف استدلال و بحث نے
مجبور کیا بلکہ موید اسکے سند بڑے بڑے فیلسوفون کی ہے -
مین سُنا کرتا تھا (پیتاگورس) اور (پیتاگورسیون) کو جو گویا ہمارے ملک کے رہنے والے

اور کسی زمانہ مین فیلسوفان ایطالی کہے جاتے تھے کہ بلاتردد کہتے تھے کہ ہم نفس ملکوتی سے نکلی ہوئی ارواحین رکھتے ہین - علاوہ اسکے میرے سامنے وہ دلیلین پیش کی ہین جو (سوکراطیس) نے اخیردن اپنی زندگی کے دربارۂ عدم فنائے ارواح بیان کین - یہ وہ شخص ہے جو سب سے بڑا دانشمند حسب فرمودۂ ہاتف (اپولین) قرار پایا اور زیادہ کیون کہون؟ مین یون سمجھتا ہون اور یون پاتا ہون کہ جب اتنی تیزی ارواح کی ہے اور اتنا حافظہ گزشتہ کا اور علم آیندہ کا اور اتنے فنون اور اتنے علوم اور اتنے ایجادات تو ممکن نہین کہ جو ذات ان سب امور پہ شامل ہو وہ فانی ہو - اور جب روح ہمیشہ متحرک رہتی ہے اور مبدا حرکت خارج مین نہین رکھتی چونکہ خود حرکت کرتی ہے تو کوئی انتہا اُسکی حرکت کی نہ ہوگی اسواسطے کہ وہ مسلوب عن نفسہا نہین ہوسکتی - ذات روح کی بسیط ہے کہ اسمین کوئی چیز ممتائز یا غیر متشابہ نہین ملی ہوئی ہے تو اُسکی تحلیل نہین ہوسکتی اور جب تحلیل نہ ہوسکی تو فنا بھی نہ ہوگی - اور بڑی دلیل یہ ہے کہ انسان بہت چیزین جانتے ہین قبل اسکے کہ پیدا ہون اس واسطے کہ جب طفولیت مین لڑکے مشکل فنون کو سیکھتے ہین تو بیشمار اشیا کا ادراک کرلیتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُنھون نے یہ پہلی مرتبہ نہین حاصل کیا بلکہ دوبارہ خیال اور یاد کیا - یہ گویا سب (پلاطون) کے دلائل ہین -

49 خسرو اعظم نے مرتے وقت (ذینوپھون) کے سامنے یہ کہا کہ یہ نہ جانو تم میرے

اے نہایت پیارے بیٹو کہ مین جب تمھارے سامنے انتقال کرجاؤنگا تو کہین نہین یا کچھ نہین ہونگا۔ اس واسطے کہ جب مین تمھارے پاس تھا تم میری روح کو نہین دیکھتے تھے بلکہ اسکا ہونا اس بدن مین تمکو اُن افعال سے معلوم ہوتا تھا جو مین کرتا تھا۔ لہذا اُسکا ہونا سمجھنا اگرچہ وہ تم کو بالکل نہ دکھائی دے گی۔ ۸۰

اور ہرگز نام اور لوگونکا شہرہ بعد موت کے باقی نرہتا اگر اُنکی خود روحین کچھ ایسا نہ کرتین کہ وہ ہم کو دیرتک یاد رہین۔ مین ہرگز کبھی اسکا قائل نہین ہوسکتا کہ ارواح جب زندانِ فانی مین ہون تو زندہ ہون اور جب اِسسے نکل جادین تو مرجادین یا یہ روح غیر مدرک ہو جبکہ غیر مدرک جسم سے خارج ہوجاوے بلکہ جب کل شوائب جسم سے پاک ہوگی تو صاف ہوگی اور کامل ہوگی اور تب البتہ مدرک ہوگی۔

ایضاً جب موت سے ذات انسان کی منحل ہوجاتی ہے تو اور چیزون کا حال محسوس ہوتا ہے کہ کون کہان جاتی ہے۔ سب جہان سے آئین وہین چلی جاتی ہین۔ صرف روح البتہ نہ جب ہے اور نہ جب گئی معلوم ہوتی ہے۔

۸۱ اب تم صحیح دیکھتے ہو کہ کوئی چیز ایسی مشابہ موت کے نہین ہے جیسے نیند۔ اسی مین روحین نہایت صفائی سے اپنا ملکوتی ہونا دکھاتی ہین اور چونکہ چھٹی ہوی آزاد ہوتی ہین بہت آیندہ چیزین پیشتر سے دیکھ لیتی ہین۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسی ہوجاوینگی جبکہ قید بدن سے

بالکل اُنکو ہانی ہوگی۔ پس اگر حقیقت امر یہی ہے تو میری مثل ایک دیوتا کے پرستش
کرنا لیکن اگر روح بھی بدن کے ساتھ فنا ہے تو تم دیوتاؤن سے ڈرکے جو اس ساری
خوبصورتی کے حافظ اور ناظم ہین وفاداری اور ایمانداری سے میری یاد رکھنا
یہ تو خسرو نے مرتے مرتے کہا اور اگر پسند ہو تو جو ہم کو معلوم ہوتا ہے وہ
بھی کہون۔

(فصل ۲۳ حصہ سوم) مجھکو اسے (اسکیپیون) کوئی قائل کبھی نہین کرے گا کہ تیرا باپ (پاولوس)
یا تیرے دو دادا (پاولوس) اور (افریکا نوس) یا (افریکا نوس) کا باپ یا چچا
یا بہت سے مشہور اشخاص جنکے نام لینے کی ضرورت نہین ہے اتنے امور اپنے
اخلاف کے لیے کرنیکا ارادہ کرتے بے اسکے کہ اُنھون نے جانا ہو کہ اُن کے
اخلاف اُن سے تعلق رکھتے ہین۔ آیا تو سمجھے گا کہ مین جو بڈھون کی رسم کے موافق
خودستائی کرون۔ اتنی رات دن کی محنت گھر مین اور جنگ مین کرتا اگر مین سمجھتا
کہ میری حشمت کی انتہا میری زیست کے ساتھ ہو جاوے گی؟ آیا بہت بہتر نہ ہوتا
کہ اس فرصت و آرام کا زمانہ بے کسی محنت و زحمت کے مین بسر کرتا؟ مگر نہ معلوم
کس طرح روح اپنے تئین قائم کرکے اخلاف پر ہمیشہ اسطور نظر کرتی ہے جیسے کہ جب
وہ انتقال کر چکے گی تب بھی وہ جینے کو ہے۔ لیکن اگر ارواحین اپنا غیر فانی ہونا نہ سمجھتین
تو ایسا نہوتا کہ جو آدمی جتنا زیادہ اچھا ہے اُتنا ہی زیادہ اُسکی روح حشمت دائمی
کیطرف متوجہ ہے۔

کیا ضرورت اس بیان کی ہے کہ جو نہایت دانشمند ہے نہایت اطمینان روحانی
کے ساتھ مرتا ہے اور جو نہایت احمق ہے وہ نہایت پریشانی روحانی کے ساتھ
آیا ہمکو نہین معلوم ہوتا کہ جو روح بہت اور دور دور کی باتین جانتی ہے وہ دیکھتی ہے
کہ وہ بہتری کی طرف جاتی ہے - مگر جو بصارت مین کُند ہے وہ نہین دیکھتی ہے - البتہ
شوق تمہارے باپون کے دیکھنے کا جنکی مین نے تعظیم اور محبت کی مجھکو
برانگیختہ کرتا ہے - نہ مین صرف اُن لوگون کی ملاقات کی طمع کرتا ہون جنسے
مجھسے تعارف ہوا بلکہ اُنکی بھی جنکا حال مین نے سُنا یا پڑھا یا لکھا - اور جب
مین اس شوق مین چلا جاتا ہون تو کوئی مجھکو آسانی سے نہ روک لیگا اور
(پلیاس) کی طرح پکا کر دوبارہ جلائیگا - اگر مجھکو کوئی دیوتا بمزید فضل اختیار دے
کہ اس سِن کے بعد پھر مین بچہ ہون اور پھر پالنے مین ٹہاؤن ٹہاؤن کرون
تو مین ہرگز راضی نہ ہونگا - اور مین نہین چاہتا کہ جیسے گھوڑ دوڑ کے میدان مین
ہار جیت کی لکیر کے پاس سے مین پھر وہان جہان سے گھوڑے چھوٹتے
ہین پھیرا جاؤن -

اس واسطے کہ زندگی مین کون راحت ہے بلکہ کون تکلیف نہین ہے
خیر کچھ تو ضرور ہے مگر راحت سے سیری اور تکلیف کی انتہا ہوجاتی ہے -
اس واسطے کہ مجھکو مناسب نہین ہے کہ جیسا اکثرون نے اور علما نے
بھی کیا ہے اپنی زندگی پر روؤن اور نہ مجھکو اپنی زندگی بسر ہوجانے کا

سچ ہے۔ اسواسطے کہ مین دنیا مین یون رہا کہ اپنے تئین بیکار پیدا ہوا
نہین سمجھا اور یہانسے جیسے سرا سے جاتا ہون نہ گھر سے۔ اس واسطے کہ
فطرت نے ہمین یہ جگہہ مختلف چیزون کی سیر کے لیے دی ہے نہ کہ رہنے کیلیے۔
واہ کیا عمدہ دن ہوگا! جبکہ مین اُس ملکوتی روحون کی انجمن اور گروہ مین
جاؤن گا اور اس بھیڑ اور کالبد گلی سے نکلونگا اور پہنچون گا نہ صرف
اُن اشخاص کے پاس جنکا ذکر مین نے سابقاً کیا بلکہ اپنے (کاطون)
پاس بھی جس سے بہتر کوئی شخص پیدا نہین ہوا اور نہ کوئی اطاعت مین اُس سے
سابق ہوا جسکی لاش مین نے جلائی حالانکہ بالعکس اُسکو چاہیے تھا کہ میری
جلاتا جس کی روح نہ مجھکو چھوڑ کے چلی گئی بلکہ میرے انتظار مین وہان ہے
جہان اُسنے جانا کہ مجھکو بھی آنا ہے۔ اس صدمہ کو جو تحمل کیے ہوے مین
معلوم ہوتا ہون تو یہ وجہ نہین ہے کہ مین اسکو بہ سکونِ دل تحمل کرتا ہون
بلکہ یہ ہے کہ مین سمجھتا ہون کہ درمیان ہمارے بہت جدائی اور فراق
نہ رہیگا۔

٨٥ ان امور سے اے (اسکیپیون) بڑھاپا مجھے ہلکا {جسپر تو نے اپنا
اتنا اور (لیلیوس) کا تعجب کیا کرنا بیان کیا ہے} بلکہ غیر موذی اور
خوش آیند معلوم ہوتا ہے۔ اگر مین غلطی اسس اعتقاد مین کرتا ہون کہ
ارواحِ انسانی غیر فانی ہین تو یہ غلطی میرے لیے جائز ہے اور مین نہین

چاہتا ہون کہ جس غلطی سے مین جبتک جیتا ہون خوش رہون مجھسے نکالی جاوے لیکن اگر فانی ہون جیسا کہ بعضے چھوٹے فلسفی اعتقاد کرتے ہین تو مجھکو حس بھی نہ ہوگا اور نہ مین خوف کرونگا کہ مرے ہوے فلسفی میری اس غلطی پر مجھے ہنسینگے - اگر ہم غیر فانی نہ ہونگے تو انسان کو اپنے موقع پر نیست و نابود ہوجانا ہی مناسب ہے - اس واسطے کہ فطرت جہان اور سب چیزون کی وہان جینے کی بھی حد رکھتی ہے - بڑھاپے کا زمانہ جیسے قصہ مین مقطع کا بند ہے جسمین چوک سے بچنا ہمکو واجب ہے علی الخصوص جبکہ سیری بھی ہوجاوے - یہی ہے وہ جو مین چاہتا تھا کہ دربارہ پیری بیان کرون جس تک مین دعا کرتا ہون تم پہنچو اور جو مجھے سُنا ہے اُسکی آزمائش تم خود کرو -

۱۳۴۶

۵۲۳۹

CICERO'S

CATO MAJOR

OR

DIALOGUE ON OLD AGE

TRANSLATED

from the original Latin into Urdu

BY

MOULVI HAJI SYED MUHAMMED HAIDAR

OF LUCKNOW.

1897

Price one rupee.